ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمّی بہ گلدستہ عطار حصہ چہارم از تالیف حضرت عطار اکبرآبادی

ذخیرۂ کرامات
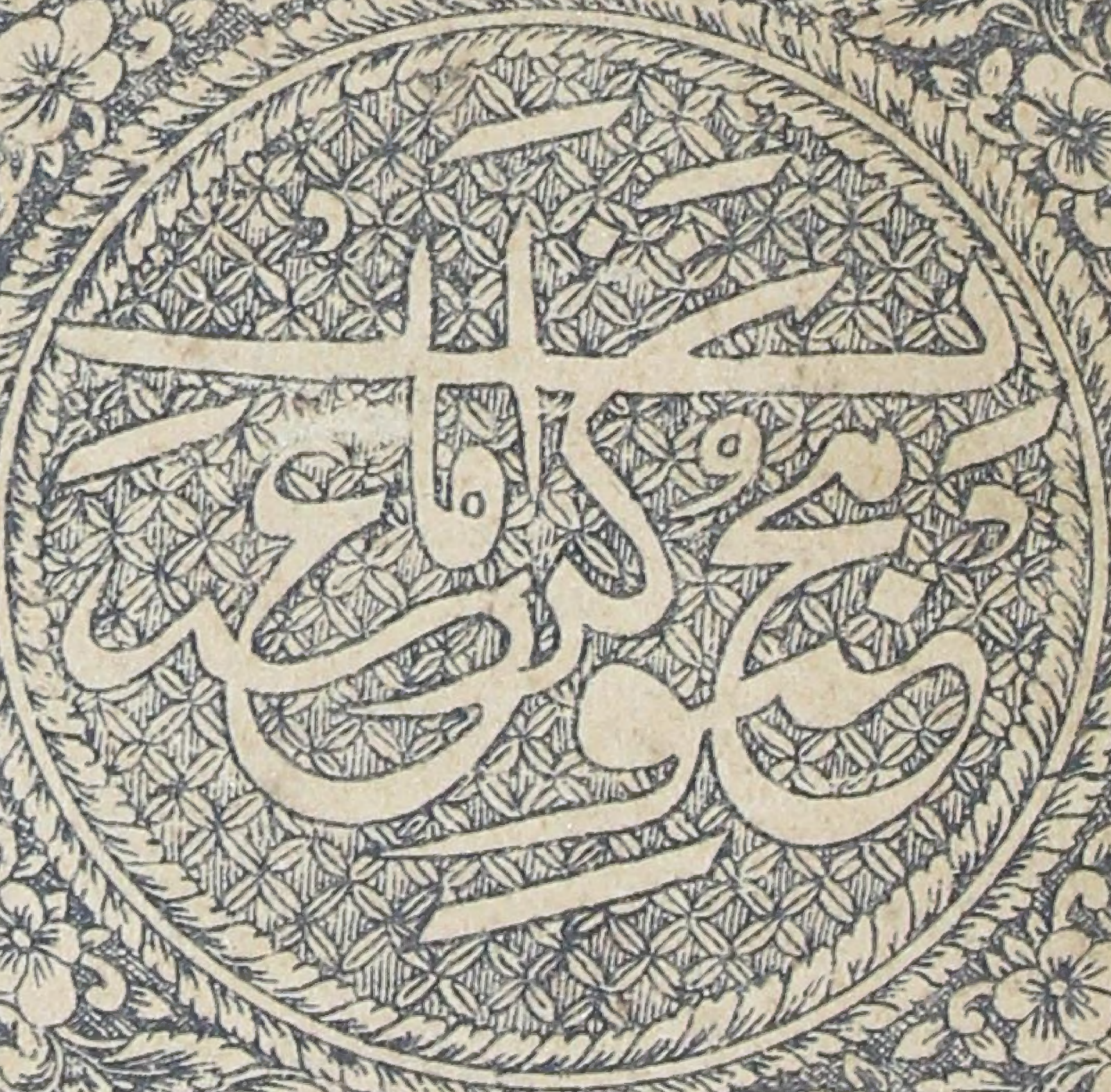
بعد نظر ثانی باہتمام کارپردازان مطبع بار پنجم بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

مطبع العلائی واقع آگرہ طبع شد
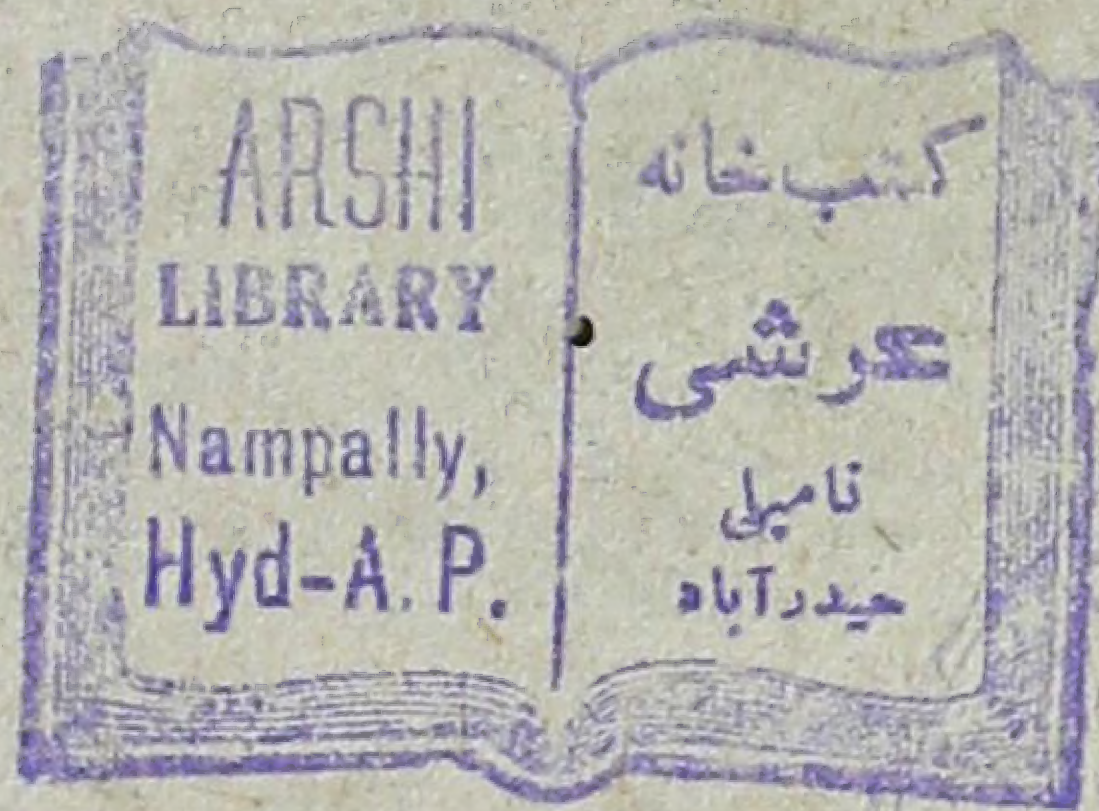
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بے نیاز مالک مالک ہے نام تیرا — مجھکو ہے ناز تجھپر مین ہون غلام تیرا
ہو شوق مرتے دم بھی اے خوش خرام تیرا — آنکھون مین دم ہو اپنا لب پر ہو نام تیرا
دیکھا جسے وہی ہے دل سے غلام تیرا — دم بھر رہا ہے اے جان ہر خاص و عام تیرا
مین ہون ضعیف بندہ تو مالک قوی ہے — عصیان ہے فعل میرا بخشش ہے کام تیرا
کیا کیا حلاوتین ہین اللہ اکبر اس مین — میٹھا ہے ذکر تیرا شیرین ہے نام تیرا
انگشتری پر اپنی اے جان اسکو رکھ لے — ہے نقش مہر سے دلبر کیا خوب نام تیرا
رٹ ایسی لگ گئی ہے جو بھولتی نہین ہے — ورد زبان ہے ہر دم اے جان نام تیرا
ہر مرغ باغ تیری تسبیح پڑھ رہا ہے — ہر غنچے کے دہن سے سنتا ہون نام تیرا
جس شکل پر نظر کی تصویر ہے وہ تیری — کی غور جس سخن پر تھا وہ کلام تیرا
خالق ہے ہر جگہ تو پر ہے الگ سبھون سے — کسطرح سے کہون مین یہ ہے مقام تیرا
کیونکر ہو شکر ہم سے تیری عنایتون کا — تیرا رسول لایا ہم تک پیام تیرا

ہوگا بڑے بڑون کا ہنگامہ روز محشر
اکبر قبول ہوگا کیونکر سلام تیرا

سبحان اللہ کیسا مالک الملک خالق الخلق خداے کریم ورحیم محافظ آسمان وزمین
رب العالمین لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک ہے کہ جسنے انبیاے عظیم کو معجزات اور آیات
عنایت فرماے اور اولیاے عظام کو کرامات وخرق عادات مرحمت فرمائین اور مشعل ہدایت
کی دیکر ہم سیاہ کارون کے واسطے دنیا مین بھیجا تاکفر کے اندہیرے سے نکالکر نور یقین
ایمان سے ہرخانۂ دل منور اور روشن کرین اور راہ بہولون کو راہِ راست پر لادین سب
سے پہلے مستجمع صفات سرور کائنات پیغمبر آخرالزمان خلاصہ کون ومکان رحمت اللعالمین
شفیع المذنبین احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پیدا کیا اور آپکی امت اور
آل پاک کو ایسے ایسے مرتبہ اور کرامتین عنایت کین کہ انسان ضعیف البنیان کی طاقت
نہین کہ اونکا عشرِ عشیر بہی بیان کرسکے چنانچہ ایک عاشق یون بیان کرتے ہین ؎

غزل در حمد باری

سینہ پاک مین پنہان ہے ضیاے اللہ
دلِ پُرنور مین لاریب ہے جاے اللہ

دست وبازو دہن وچشم وزبان گردن وگوش
ایک ایک عضو ہے بے شل عطاے اللہ

ہر گھڑی آٹھ پہر شام وسحر لیل ونہار
کون ایسا ہے جو کہ رہے سواے اللہ

ہمکو انسان بہی کیا امتِ احمد بہی کیا
شکر صد شکر کہ یا رب ہے عطاے اللہ

باغ فردوس مین آرام سے بیٹھینگے مدلو ۔ جو کہ تکلیف اوٹھاتے ہین برائے اللہ

جنکو اسرار ہوا نظاہر و باطن مین کھلی ہین ۔ اور کچھ کام نہین اونکو سوائے اللہ

دلمین ہے وہی زبانمین وہی انکھونمین ہی ۔ کان مین آتی ہے ہر وقت صدائے اللہ

جو کہ عاشق ہو وہ معشوق کا رتبہ جانے ۔ قدردان کون ہے حضرت کا سوائے اللہ

جب تلک سوتے رہے خواب مین دیکھا سب کچھ ۔ جب کھلی انکھ نظر آئے ضیائے اللہ

آتش عشق نبی سے ہے اگر سوز گداز ۔ آب و گل مین میرے مضمر ہی سوائے اللہ

اپنے محبوب کی تصویر بنائی کیا خوب ۔ جملہ تعریف ہے باللہ سزائے اللہ

جب کہ پیغمبر عالم نے کہا لا تحصی

غیر ممکن ہے ہدایت ثنائے اللہ

اب جاننا چاہیے کہ جناب فلک رکاب قطب الاقطاب غوث الثقلین در دریائے مجمع البحرین نور العین حسنین عارف حقانی اولیائے لاثانی واقف اسرار صمدانی محرم راز ہمدانی غوطہ خور بحر عرفانی محبوب ربانی معشوق یزدانی حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر میران محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ جلشانہ نے عطا فرمائین ہین ان مین سے مختصر بیان کرتا ہون سامعین بغور سنین اور درود شریف کی کثرت فرمائین۔ روایت ہے کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السلامی شہر سے باہر تشریف لیگئے چنانچہ سیر کرتے ہوئے اور تماشے قدرت قادر حقیقی دیکھتے ہوئے قار لب دریا ہوئے اور کنارے دریا کے پر آپنے اجلاس فرمایا اور دریائے عرفان الٰہی مین غوطہ زنی شروع

کی ناگاہ چند عورات نیک ذات سکنائے دیہہ سبو چاہے آب سر پر اوٹھائی ہوئے واسطے لینے پانی کے دریا پر آئین اور ہر ایک عورت اپنی اپنی سبو چہ آب پُر کرکے روانہ ہوئین سوا ایک عورت پیر سالہ کے کہ اُسنے اپنا سبوچہ کنارے پر رکھکر اور چادر منہ پر ڈالکر نالہ جانگاہ شروع کیا اور اسطرح اضطراب وزاری کی کہ زہرہ ماہیان اُسکے نالہ وفغان سے پانی ہوگیا اور دل مرغان آبی اُسکی صدائے دل سوز سے کباب ہوا اور بزبان حال یون عرض کرنے لگے۔

مسدس

ہون مین ایک بیکس و ناشاد پریشان مدد
ہے تیری ذات خبر گیر غریبان مدد کے

مدد کن مہن اے سید و سلطان مددے
ہے یہی وقت مدد یا شہ جیلان مددے

غوث الاعظم ہمین بے سر و سامان مددے
قبلہ دین مددے کعبہ ایمان مددے

نظر لطف تیری جب کسی بیکس پہ ہوئی
کردیا دولت دارین سے بس اُسکو غنی

جسنے جو چاہی مراد اُسکو تیرے در سے ملی
ہون گدا در کا تیرے اے شہ جیلان مین بھی

غوث الاعظم ہمین بے سر و سامان مددے
قبلہ دین مددے کعبہ ایمان مددے

نہ کہون تم سے تو کس سے کہون اپنی بیداد
یعنی تمنے تو پھر کون سنیگا فریاد

کردیا گردش افلاک نے مجھکو برباد
چھوڑکر آپکا در جاؤنگے کدہر یہ ناشاد

غوث الاعظم ہمین بے سر و سامان مددے

قبلۂ دین مدد دے کعبۂ ایمان مدد دے

جب تمہین یاد کیا بھول گیا سارے غم
آپکا نام ہے بس دافع صد رنج و الم
پوچھے مجھسے جو کوئی اُن کے اسم اعظم
تو کہون مین کہ پڑھا کر تو یہی بس ہر دم

غوث الاعظم بمن بے سر و سامان مدد دے
قبلۂ دین مدد دے کعبۂ ایمان مدد دے

ہے تمنا کہ دم نزع مدد ہو تیری
قبر مین بھی ہو ن فرشتو نکے سوالون پہ بری
اور جب حشر مین سب کہتے ہون نفسی نفسی
نکلے بے ساختہ یہ شعر زبان سے میری

غوث الاعظم بمن بے سر و سامان مدد دے
قبلۂ دین مدد دے کعبۂ ایمان مدد دے

لکھا دیکھا ہے روایت مین یہ مین نے مذکور
یعنی اسطرح سے فرماتے تھے اک روز حضور
جو پکارے ہمین کرتے ہین مدد اوسکی ضرور
اس لئے کہتا ہے ہر بار یہی یہ رنجور

غوث الاعظم بمن بے سر و سامان مدد دے
قبلۂ دین مدد دے کعبۂ ایمان مدد دے

رنج دنیا نے ہے ہر چند مجھے آگھیرا
آپ کے در کا مگر مجھکو سہارا ہے بڑا
ہو اگر لطف ترا کام وہان فکر کا کیا
ہو مین سب مشکلین حل جبکہ زبان سے یہ کہا

غوث الاعظم بمن بے سر و سامان مدد دے
قبلۂ دین مدد دے کعبۂ ایمان مدد دے

زاد عقبیٰ ہے نہ کچھ دولتِ دنیا مرے پاس — ہان اگر پاس مرے ہے بھی تو ٹوٹی ہوئی آس
اور تو اور یہان باقی نہین ہوش وحواس — بہرِ حسنین غریبی کا مری کر کے پاس

غوث الاعظم ہمین بے سر وسامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

آس ٹوٹی ہوئی اب میری بندھا دو مولا — رنج و اندوہ مصیبت سے چھڑا دو مولا
خواب مین جلوۂ دیدار دکھا دو مولا — دین و دنیا کے مرے کام بنا دو مولا

غوث الاعظم ہمین بے سر وسامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

جو خدا کا ہے حبیب آپ ہین بس اوسکی حبیب — ہے بھلا کس کا نصیب آپ کا در ہو جو نصیب
ہے تمنا کہ پہونچ جائے وہان تک یہ غریب — پڑھے اس شعر کو پھر آپکے روضہ کے قریب

غوث الاعظم ہمین بے سر وسامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

میرے مرشد مرے ہادی مرے مولا مرے شاہ — ہو اب اس بندۂ عاصی پہ ترحم کی نگاہ
لیجیے میری خبر آن کے صاحب للہ — ہے ہر غریب کا وظیفہ یہی اب شام و پگاہ

غوث الاعظم ہمین بے سر وسامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

الغرض جب اوس پیرزالہ کہن سالہ کی بیقراری وآہ وزاری بدرجۂ نہایت پہونچی تو صداے واویلا

اسکی گوش فریاد بہوش آنحضرت کے پہونچی تو آنجناب بملاحظہ حال پُر ملال اُس دل کباب کے
حیرت مند ہوئے کہ آیا کس ظالم اظلم نے اسپر دست ظلم دراز کیا کو کس سنگدل سخت جگر نے
سنگ ستم اسکے سبوچہ دلپر مارا ہے کہ یہ پیرزال بدین حال پامال ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے
ایک اصحاب بہ مراد دریافت حالت خراب اُسکے بہیجا جب وہ کس اُس بیکس کے پاس گیا
تو پیرزال سے حالت پُر آفت اسکی دریافت کی اور حاضر ہو کر عرض کی کہ اے فریادرس
مظلومان واے بشارت وہ مغمومان اس پیرزالہ کے حال پر وبال آیا ہوا ہے کہ اسکے گھر مین ایک
ہی لڑکا تہا جوان کہ حسن وخوبی صورت محبوبی رکہتا تہا ایک روز یہ عورت روئے دریا سے
اپنے فرزند دلبند کی شادی کرکے اپنے گھر کو آتی تہی جب کنارے پر پہنچی تو مع دولہا اور دولہن
اور براتیانکے باشان شوکت واسباب حشمت کشتی پر سوار ہوئی جب کشتی دریا سے گذر کر قریب کنارے
پہنچی تو یکایک گرداب مین آگئی اور چکر کہا کر تہ دریا مین بیٹہ گئی ہر چند ناخدانے کوشش کی مگر خدا کی
تقدیر سے کچہہ پیش نہ چلی سوائے اِس پیرزالہ کے بقیہ حوالہ کے دریائے ناپیدا کنار اجل سے کوئی نہ بچا اُس
روز سے یہ پیرزالہ بحال پُرملال ایک گاؤن مین متصل کنارہ دریا کے رہتی ہے اور ہر روز بہ بہانہ لینے پانی
کے اس مقام پر آتی ہے اور اپنے جگر پارہ کا ماتم کرتی ہے غرض کہ عرصہ بارہ سال سے یہ پیرزال
اسی حال سے زندگی بسر کرتی ہے جب محبوب سبحانی اضطراب و پریشانی پیرزال سے مطلع ہوئے تو دریائے رحمت
جوش مین آیا اور فرمایا کہ اسکو رونے سے منع کرو اور کہو کہ مطلب تیرا ابہی بر آئیگا چنانچہ پیرزالہ کے پاس
گیا اور زبانی آنحضرت کا پیام پہونچایا مگر اُس عورت کے دل مشتاق مضطرکو کچہہ تسلی نہوئی اور پہلے سے
زیادہ داد فریاد شروع کی اور فراق فرزند مین یہ زبان پر لائی۔

غزل

مرے درد دل کی دوا غوث الاعظمؒ | کرے کون تیرے سوا غوث الاعظمؒ
کرم کر برائے خدا غوث الاعظمؒ | بحق شفیع الوریٰ غوث الاعظمؒ
تو اپنے سوا اور کس عاصیون کا | بناوے کوئی دوسرا غوث الاعظمؒ
مددگار کا نام مین نے جو پوچھا | تو ہنسکر کہا خضر نے غوث الاعظمؒ
گدا تیرے در کا شہید حزین ہے | اوسے قید غم سے چھڑا غوث الاعظمؒ

روایت ہے کہ ایک شخص مرید حضور پرنور جناب حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر میران محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کا بغداد شریف سے واسطے سیر روئے زمین روانہ ہوا اور ملک ملک کی سیر کرتا رہا ناگاہ ایک شہر دیکھا کہ وہان کے رہنے والے کسی حاکم کے ماتحت نہین تھے ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر کا خودمختار تھا اور وہ لوگ کسی دین اور مذہب کو بھی نہین جانتے تھے مگر اون لوگون کا یہ دستور تھا کہ چہارشنبہ کے دن تمام مرد و عورت شہر کے باہر جاتے تھے اور اپنے اپنے مقدور کے موافق میدا گھی شکر لیجاتے تھے اور ایک ایک دیگ کہ کنارے تالاب کے رکھی تھی غسل کرکے رات بھر اوسمین حلوا پکاتے صبح جمعرات کو بعد حسب اپنے دستور کے آپس مین اوس حلوے کو تقسیم کر لیتے ہین اور شہر کو چلے آتے ہین اس شخص نے اون لوگون سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا ہے اور تم جو یہ بات کرتے ہو اسکی وجہ کیا ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم یہ دن ایک بزرگ کا کیا کرتے ہین اور وہ ایسے بزرگ ہین کہ سوا خدا کے کوئی اس سے عالی مرتبہ نہین پھر اوس شخص نے دریافت کیا کہ نام مبارک اون بزرگ کا کیا ہے اوس مین سے ایک نے جواب دیا کہ ہم سب آدمی اس شہر کے اون کے نام مبارک سے آگاہ نہین ہین ہم مین سے

ایک بزرگ شخص ہے اوسکو حضرت کا اسم مبارک معلوم ہے اگر تم چلو تو مین تمکو پہونچا دون
الغرض یہ شخص اوس بزرگ کی خدمت مین گیا اور دریافت کیا کہ جسکا آپ لوگ یہ دن کرتے
ہین نام مبارک اون کا کیا ہے وہ بولا کہ مین اسوقت بے غسل ہون جب تک غسل
نکرونگا اون بزرگ کا نام مبارک زبان پر نہین لاسکتا اگر تم آنحضرت کا نام مبارک دریافت
کرنا چاہتے ہو تو پنجشنبہ کو روزہ رکھکر تالاب پر آؤ وہان وہ نام مبارک لیا جائیگا - الغرض
پنجشنبہ کے دن تمام مرد وعورت شہر سے باہر اوسی تالاب پر جمع ہوئے اور یہ شخص بھی آیا
بعد غسل کے وہ شخص ایک تخت پر بیٹھا اور اعلیٰ حضرت پیران پیر حضرت محبوب سبحانی
قطب ربانی محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کا تصور پہلے اپنے دلمین جمایا اور اسقدر رویا
کہ بیہوش ہوگیا جب کسیقدر ہوش ہوا تو دونون ہاتھون سے اپنا کلیجہ تھام کر بیقرار ہوکر کہنے لگا

کس زبان سے وصف لکھے گا یہ پتلا خاک کا
حوصلہ ہے پست اس جا فہم کا ادراک کا

ہے درِ دولت پہ جھکے سر جہکا افلاک کا
دور ہے ہر دم یہ میرے خامۂ چالاک کا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہو صاحب لولاک کا

یہ شب معراج مین کہتے تھے سلطان امم
قطب عالم غوث الاعظم اے مرے عالی ہمم

آج گردن پر تیری رکھتے ہین ہم اپنا قدم
کل کو ہوگا سب ولی اللہ پر تیرا اقدام

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

پیران پیر دستگیران سب کا ہے حاجت روا ۔ کون ایسا ہے کہ در پر آ نکلے خالی گیا
جس نے جو مانگا خدا کے فضل سے فوراً ملا ۔ کیونکہ قادر نے انہیں ہر چیز پر قادر کیا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

میم ح نام محمد سے خدا کے جب جدا ۔ ہاں اوسے بر قیم ح ی سے محی الدین کیا
اسلئے اون کا لقب محبوب سبحانی ہوا ۔ کیونکہ یہ محبوب ہی محبوب کا محبوب تھا

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

عین عبد القادر کا ہے دو عالم کی پناہ ۔ ب سے یہ باور ہوا ہے بادشاہ کا بادشاہ
دال ہر ایک کی ہے دونوں جہانمیں دادخواہ ۔ لام ہے لازم ہے سب کا سلسلہ اب رکھہ نگاہ

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

قاف با قادر ہے اور قیوم کی قدرت کا ہے ۔ اور الف اللہ کا اور عین لگا ہے دیکھیے
دال یہ دارین کی دافع بلا کے ہے لیئے ۔ آپکا رتبہ جو کوئی جانے یہ دل سے کہے

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا
جسکی گردن پر قدم ہے صاحب لولاک کا

جسکا دادا وہ جناب حیدر کرار ہے ۔ فاطمہ کا لعل وہ حسنین کا دلدار ہے

احمدِ مختار کے گھر کا وہی مختار ہے　　مصطفےٰ کہتا یہ ہر دم ہر گھڑی عطار ہے

واہ کیا رتبہ ہے عالی اوس جناب پاک کا

جسکی گردن پر قدم ہے صاحبِ لولاک کا

پھر ایک کتاب اپنی جیب سے نکالی اور نہایت تعظیم کے ساتھ پہلے سر پر رکھی پھر آنکھوں سے لگا پھر کھولکر منہ سے چوما اور مجھسے بزبان شوق یوں کہا۔

ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ سا ہمثل لاثانی　　کہ تم ہو قطب قطبان غوث غوثان پیر پیرانی

ہے میرا منہ کہاں جو آپکی لکھوں ثنا خوانی　　تمہاری شان مین فرما چکا ہے پاک سبحانی

تو گلزارِ محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی

تو فرزندِ علی مرتضیٰ یا غوث صمدانی

ہوئے بغداد مین جب آپ پیدا اشکم مادر سے　　ہوا گھر عرش کی مانند روشن روے انور سے

لقب تمکو ملا ہے غوث کا اللہ اکبر سے　　صدا آتی تھی ہر دم سب ہی دیوار اور در سے

تو گلزارِ محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی

تو فرزندِ علی مرتضیٰ یا غوث صمدانی

تمہاری پشت پر ہے نقش پاے پاک پیغمبر　　قدم ہے آپکا کل اولیا اللہ کی گردن پر

جو شک لایا کوئی اسمین ہوا اور ہو وہ کافر　　حدیث اور فقہ سے مجھکو ہوا ثابت یہی اکثر

تو گلزارِ محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی

تو فرزندِ علی مرتضیٰ یا غوث صمدانی

تمہین اگر دشت مین اگرچہ تھا ایک وزو نے گھیر کہا کیا ہے تمہارے پاس تمنے سچ دیا بتلا
مری انہی بغل چالیس ہین دینار پوشیدہ وہ سنکر صدق کو حضرت کے یون بولا

تو گلزار محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی
تو فرزند علیؓ مرتضےٰ یا غوث صمدانی

شغل اس کام کا کرتا ہے ہر دم دلسے میکائیل وظایف یہ بھی اسکا صبح ہین پڑھتے ہین اسرافیل
تمہارے حور غلمان سب ملایک تا بہ عزرائیل رہا کرتا ہے یہ ورد زبان حضرت جبرئیل

تو گلزار محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی
تو فرزند علیؓ مرتضےٰ یا غوث صمدانی

زمین سے آسمان اور ماہ سے لے تا باہی پری سے دیو جن انسان سے لیکر طیر و صحرائی
ہوا و خاک آتش آب سے لے عقل و دانائی چمن کے ہر شجر ہر برگ گل سے یہ ندا آئی

تو گلزار محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی
تو فرزند علیؓ مرتضےٰ یا غوث صمدانی

بروز حشر جب مجھکو بلائیگا مرا غفار کہے گا شیخ عبد القادر کا لائے خدمتگار
مرا بندہ ہے وہ امت محمد نام ہے عطار ثنا سے غوثیہ مین ہر گھڑی پڑھتا ہوں اشعار

تو گلزار محمد مصطفےٰ یا قطب ربانی
تو فرزند علیؓ مرتضےٰ یا غوث صمدانی

نقل ہے کہ ایک روز حضرت پیران پیر دستگیر میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحن مسجد مین رونق افروز تھے اور تمام مریدان کو راہ حق بتلا رہے تھے اسی دن ایک شخص ضعیف
آپکے مریدون مین سے حاضر ہوا اور رو کر یون عرض کرنے لگا مین بیچارہ مصیبت کا مارا ایک مدت
مدید سے اپنے فرزند دلبند کے فراق مین بیقرار ہون نہ دن کو چین نہ شب کو آرام لاچار اپنی زندگی
سے مایوس ہوکر حاضر خدمت والا ہوا ہون میرے حق مین آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ
یا تو مجھے موت آجاوے یا خداوند تعالیٰ آپکی دعا کی برکت سے میرے لخت جگر سے مجھکو ملاوے کیونکہ
حضور والا کی دعا کا اثر زمانہ پر عیان ہی اگر حضور والا مجھہ حقیر فقیر پر رحم فرماکر درگاہ ارحم الراحمین مین اپنی
زبان مبارک سے دعا فرمائینگے تو مجھکو یقین کامل ہے کہ تمام رنج مجھہ ناچیز سے دور ہو جائینگے
اور بندہ آپکے طفیل مین اپنے معبود سے مدعا پائیگا جناب حضرت پیران پیر دستگیر روشن ضمیر
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے اوسکی تسلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بیٹھہ جاوہ ضعیف پھر آپکے
مریدون کے ہمراہ وعظ و نصیحت آپکی سننے لگا بعد اختتام کلام رب انام حضرت پیران پیر نے
جملہ مریدون سے ارشاد فرمایا کہ اس ضعیف کے حق مین دعا خیر کرو کہ پروردگار عالم جل شانہٗ اس بیقرار
عمر رسیدہ کے دل کی آرزو پوری کرے بس ہر ایک کی زبان پر دعا جاری تھی ادہر قدرت حق نے
ضعیف کے لڑکے ملنے کی تیاری کی حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس ضعیف سے فرمایا کہ جا شاید تیرا لڑکا آگیا۔ بس وہ ضعیف فوراً آداب
بجالایا اور اپنے مکان پر آیا کیا دیکھتا ہے کہ اوسکا لڑکا دروازہ پر کھڑا ہی اوسیوقت محبت پدری جوش
مین آئی اور لڑکے کو اپنے گلے سے لگایا۔ اور لڑکے کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت محبوب سبحانی قطب
ربانی پیر دستگیر پیران محی الدین جیلانیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا اور قدمون پر گرا اور یون عرض کرنے لگا حضور

اِک بار پھر اسے خانہ پر انداز نگاہ ہے　　بیمار رہون از چشم فسونساز نگاہ ہے
ہان پھر اوسی صورت سے باعجاز نگاہ ہے　　در دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے

قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

اے درد دل چارہ گرِ زشت نگاہ ہے　　لے جلد خبر تا نہ دل زار کرا ہے
ہر بار نہین تو نہ سہی گاہ ہے بگاہ ہے　　در دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے

قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

بیٹھا ہون اسی حال مین باحال تباہ ہے　　شاید کہ گزر ہو ترا اس راہ سے گاہ ہے
اے یار یہ دل تجھکو نہ کسطرح سے چاہ ہے　　در دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے

قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

دیکھا تو دریار پہ ہنگامہ ہے برپا　　جانبازون کا جمگھٹ ہے دل آزارون کا میلا
بسمل کوئی بیدم ہے کوئی کوئی سسکتا　　اور کوئی جگر تھام کے یون کرتا ہے نالا
در دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے　　قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے
بیٹھا ہے کوئی خاک پہ اُس کو چا ئے　　استادہ ہے دنیا سے کوئی ہاتھ اوٹھائے
بیہوش پڑا ہے کوئی ہستی کو مٹائے　　کرتا ہے کوئی عرض یہ گردن کو جھکائے
در دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہ ہے　　قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے
کہتا ہے کوئی بندہ بے زر ہون تمھارا　　چلاتا ہے کوئی مری جانب ہو اشارا
فریاد یہ کرتا ہے کوئی نظرون کا مارا　　شاید چہ عجب گر نبود از ند گدارا

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

ہان تیر نظر ترک کماندار ادہر بہی
ہان خنجر ابرو کا ہو اک وار ادہر بہی

قربان تیرے اے مرے دلدار ادہر بہی
رہ جائے نہ یہ طالب دیدار ادہر بہی

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

مصروف نظارہ ہی کوئی دیدہ بہی وا ہے
بیخود کوئی مست نگہہ ناز پڑا ہے

مجذوب کی صورت کوئی پڑ مار رہا ہے
القصہ ہر اک شخص کے لب پر یہ صدا ہے

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ شوم باز نگاہے

ماز اغ بہری آنکہونکا مستانہ ہے کوئی
شمع رخ پر نور کا ہے پروانہ ہے کوئی

برق شرر طور کا دیوانہ ہے کوئی
یون نالہ کنان بر در جانانہ ہے کوئی

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ شوم باز نگاہے

ہر چند کہ پتہر سے سر زار کو مارا
پر اوسکے مکان تک نہ ہوا اپنا گذارا

چاہا بہی مگر ہو نہ سکا صبر کا یارا
دل تڑپا نثارِ جگر انکا ریکارا

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

الغرض حضرت پیر دستگیر نے اوس ضعیف شخص سے فرمایا کہ یہ لڑکا تیرا کتنے عرصہ سے تجہسے علیحدہ تہا اوس نے دست بستہ خدمت آنجناب مین گزارش کیا کہ یا حضرت بیس برس سات ماہ نو روز ہوئے تب آپنے اوس لڑکے سے ارشاد فرمایا کہ اے

لڑکے تو اتنے عرصہ تک کہان تھا اوس لڑکے نے عرض کیا کہ یا پیر دریاے شور
مین ایک ٹاپو ہے اور اوسکا نام ثعلبیہ ہے مین اوس مین قید تھا ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن
مین بیڑیان گلے مین طوق کمر مین زنجیر گرفتار بلا مین دامن گیر تھا تب حضور نے ارشاد فرمایا
کہ اب یہان کیسے آیا عرض کیا کہ حضور کی دستگیری ہی اس ناچیز کو حضور کے در
تک لائی آپنے ارشاد فرمایا کہ خلاصہ بیان کر - وہ قدمون پر گر کر اسطرح عرض کرنے لگا

جب جانون کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو | یہ مان لیا ہمنے کہ عیسے سے سوا ہو
دم وہ ہے کہ جو تیری محبت مین فنا ہو | دل اوسکو کہا کرتے ہین جو تم پہ فدا ہو
جسنے یہ کرم مجھ پہ کیا اوس کا بھلا ہو | اے دردِ جگر اٹھ پھر یہی دعا ہو
قربان مین اوس درد کے تم جسکی دوا ہو | اوس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا

اوصاف رضا لکھ نہین سکتا ترے شاہا
یہ وصف نہین کم ہے کہ محبوب خدا ہو

نقل ہے کہ ایک روز حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایک
جنگل مین تشریف فرما ہوئے وہان آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ایک فقیر بیچارہ غم کا مارا زار زار رو رہا
ہے کمال شفقت و محبت سے حضور نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا کس چیز نے رلایا تیرے دلکو
اور اسقدر کیون زار زار روتا ہے تیرے رونے سے مجھکو صدمہ سخت ہوتا ہے اوسنے
عرض کیا کہ یا حضرت مین دریا پار کا رہنے والا ہون اور مجھکو بہت ضرور اپنے مکان کو جانا ہے
کیونکہ میرے بچے بھوکے ہونگے مگر ملاح نے مجھکو غریب سمجھکر کشتی پر سوار نہین کیا مجبور ہو کر

پلٹ آیا یہ کلام اوس فقیر کا ختم نہین ہوا تہا کہ ایک شخص سامنے سے منودار ہوا اور اونیس ۱۹ دینار آپ کو نذر کیے آپنے وہ دینار اوسی وقت اوس فقیر کو مرحمت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ جا ملاح کو کرایہ دیکر اپنے بچون کی خبر لے یہ کیفیت کرامت حضرت بڑے پیر سے ظہور مین ب ادہر دل مین ارادہ ہوا ادہر آپنے اللہ جل شانہ سے دعا کی ادہر خود بخود غیب سے وہ شخص منودار ہوا اور اونیس ۱۹ دینار آپکے نذر کیے پس وہ شخص ولولۂ شوق مین آنکر یون عرض کرنے لگا

مسدس

معشوق ہو تم عاشق رب قدیر ہو ۔ مختار ہو علی کے نبی کے وزیر ہو
پیارے حسنؓ حسینؓ کے روشن ضمیر ہو ۔ واللہ بے مثال ہو تم بے نظیر ہو

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

بیشک تمہین ہو خاصہ محبوب ذوالجلال ۔ عالی مقام اہل کرم صاحب کمال
اک دم مین بخشد یتے ہو سائل کو مال و مال ۔ مجہکو بہی اپنے لطف و کرم سے کرو نہال

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

بیچین غم سے ہون نہین لگتی مری پلک ۔ پہونچے ہے شب کو نالہ مرا آسمان تلک
آرام نے گریز کیا مجہ سے تا فلک ۔ لاچار ہون شتابی سے کیجے مری کمک

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو

سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

بے وارثون کے سید و سلطان دستگیر — اہل کرم ہو صاحب احسان دستگیر
ہر دردِ دل کے ہو تمہین درمان دستگیر — مشکل کو میری کیجیے آسان دستگیر

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

اعجاز غوث پاک کا کرتا ہون مین رقم — اک عورت آئی خدمت عالی مین پر الم
اولاد مجھکو دیوے خدا یا شہ کرم — کیجیے دعا یہ کہتی تھی حضرت سے دم بدم

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

حضرت نے اوسکے حق مین کری اسطرح دعا — دو بیٹے اس ضعیفہ کو دیوے اسی گھڑی خدا
حکم آیا اوسکے حق مین نہین ایک دو نہین کیا — یہ سُن ضعیفہ بولی کہ مین لونگی تم سے دو

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

چند برس مین آسکے خاک قدم اوسکو اپنی دی — تعویذ اوسکا کر کے اوس عورت نے جب بکی
بیٹے وہ سات ساٹھ برس مین ہی جا جنی — خدمت مین آکے غوث کی کہتی تھی ہر گھڑی

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

جب ہو گیا جوان وہ ایک ایک مہ لقا | اک دن خیال مین یہ اوس عورت کے آگیا
تعویذ خاک لمو لون کہ اس خاک سے ہے کیا | کہاتے ہی خاک ساتون مرے تب وہ بولی واہ

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

پھر آئی وہ حضور مین روتی بصد بکا | جلدی دعا کرو کہ مرا نام مٹ گیا
اور عرض کی کہ کیسا غضب مجھپہ آگیا | بیٹے ہوئے جو سات تھے اک بہی نہین بچا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

یہ سن فلک کو آپنے دیکھا اوٹھا کے سر | آئی ندا کہ اسکے نہ قسمت مین تہا پسر
پر خاک کی تیری ہمین منظور تہی قدر | صدقہ سے اوسکے ہمنے دیئے لال اور گہر

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

اب خاک کی جو اوسنے نہ تعظیم کی ذرا | محبوب میرے کام ہمین یہ برا لگا
اوس نے تو کہول خاک کا تعویذ رکھدیا | ہمنے بہی لال اوسکے جہان سے اوٹھالیا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

خاطر تہی غوث پاک کی مقبول کبریا | آئی ندا کہ خاک اوسے در کی پہر اوٹھا

تنظیم کرکے اوسکا وہ تعویذ لے بنا — پھر دیکھے شان میری اور اعجاز آپ کا

تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو
سب بیکسون کے شاہ تم ہی دستگیر ہو

عورت لبس آئی خاک در پاک کی جو لے — دیکھا جو گھر مین ساتون پسر اوسکے جی اوٹھے
کہتی تھی غوث غوث مین قربان ہون آپ پر — مرے ہوے جیے دین پہ صدقہ مین آپکے
تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو — سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

میرے جگر پہ درد والم کا خدنگ ہے — اور گردش فلک سے سدا زیر سنگ ہے
دل دشمنون کا مجھسے مرادون سے تنگ ہے — یا شاہ مدد کے کرنے مین اب کیا درنگ ہے
تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو — سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

یا پیر مین غلام ترا جان نثار ہون — گردش سے اس زمانہ کی زار و نزار ہون
اس ہند مین ہراسا ہون مین مضطرار ہون — بغداد مین بلاؤ اب امیدوار ہون
تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو — سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

یا پیر جلد لیجے خبر وقت کار ہے — بیڑا ترے مرید کا اب منجدھار ہے
مرشد کرم کے کرنے مین اب کیسی عار ہے — عطار آپ کا یہی کہتا پکار ہے
تم بادشاہ دین کے پیران پیر ہو — سب بیکسون کے شاہ تمہین دستگیر ہو

حضرت مخدوم گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ لطائف الغرائب مین مخدوم نصیر الدین محمود سے نقل کرتے ہوے که جب حضرت سید محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تمام عالم کے

اولیا نے گردنین اپنی جھکادین چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہ اس
زمانہ کے جوان تھے اور خراسان کے پہاڑ پر مجاہدہ کرتے تھے بمجرد آگاہ ہونے کے سر مبارک اپنا زمین
پر رکھدیا اور فرمایا بل علی راسی یعنی قدم آپکا میری سر پر حضرت محبوب سبحانی کو نور باطن سے معلوم ہو گیا کہ خواجہ حسن سنجری کے
بیٹے نے جملہ اولیا کے پہلے گردن جھکادی اور ادب و انکساری سے اپنے تئین رسول کو خوش کیا قریب ہے کہ
حاکم ملک ہند کا ہو چنانچہ یہی ہوا اور مولانا جامی سہروردی سر العارفین مین لکھتے ہین کہ حضرت خواجہ معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ پانچ مہینے سات روز حضرت محبوب سبحانی کی صحبت مین رہے اور انواع و اقسام کے
کمال و فیض حاصل کئے اور شیخ نعمت چشتی قطبی نے لکھا ہی کہ جب حضرت خواجہ معین الدین
چشتی علیہ السلام کی حضرت محبوب سبحانی کی خدمت مین ملاقات ہوئی سلطنت عراق کی آپنے فرمایا کہ عراق
شہاب الدین عمر کے سپرد ہوا مگر ملک ہندوستان تمکو دیا نقل ہی کہ کسی شخص نے حضرت پیران پیر دستگیر
سے عرض کیا کہ حضرت کا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص مین ایک بار سفر کرکے ننگے پیرون
بغداد مین شہر کے کنارے دیکھا ایک آدمی ضعیف بہت بڑا پڑا ہی اور اوسکا چہرہ ماہتاب کی مانند
تابان اور آفتاب کی مثل درخشان ہے میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا مین نے سلام کا جواب دیا پھر
مجھکو اوس نے اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھکو اٹھا کر بٹھلا دیجئے مین نے اوسے اٹھا کر بٹھلایا اور پوچھا کہ تم کون بزرگ
ہو وہ شخص بولا کہ تم مجھکو نہین جانتے ہو مین تمہارے بزرگوار کا دین ہون اگرچہ مین ابھی تک دبلا اور
ضعیف تھا لیکن الحمد للہ کہ اب تمہاری دستگیری سے پھر دوبارہ زندگی اور قوت پائی تم محی الدین ہو
پھر مین اوسے وہین چھوڑکر جامع مسجد بغداد مین آیا اوسی دم ایک گروہ کثیر نے میری طرف توجہ کی اور
کسی نے میرے ہاتھ چومے اور کوئی پیرون پر گرتا تھا کوئی بیقراری کی تعظیم کر اسطرح پر حضور کرتا تھا

مسدس در شان حضرت غوث پاک

اس بیکس و مظلوم کے کام آیئے للہ　　مقصد مرے اللہ سے دلوایئے للہ
ہون دور پڑا آپ سے بلوایئے للہ　　محزون کو نہ اب ہند مین ترسایئے للہ
یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ
اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

یہ بندۂ ناچیز ہے مداح تمہارا　　ہے آپ کے قدمون کا اس عاصی کو سہارا
بے آپکے امداد نہ ہرگز ہو گزارا　　مشکل مری حل کیجیے یا شاہ خدارا
یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ
اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

فریاد مری آپ سے ہے پیر جیلان　　ہے عرض مری آپ سے بغداد کے سلطان
بیکس کی غریبی کا نہین کوئی بھی سامان　　فرمایئے حضرت مرے امید کا درمان
یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ
اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

تم نور ہو ابن اسد اللہ کے گھر کے　　عقدے سبھی حل کرتے ہو تم جن و بشر کے
سائل ہین سبھی شاہ و گدا آپکے در کے　　اور لاکھون ہین مشتاق کھڑے ایک نظر کے
یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ　　اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

تم چاہو تو اک آن مین مردے کو جلادو — ناری کو اگر چاہو تو فردوس دلادو

تم برسون کی ڈوبی ہوئی کشتی کو ترادو — مولا مرا بیڑا ابھی تم ہی پار لگادو

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

بے رحمون نے ناحق ہی مرے دلکو ستایا — ناحق مجھے پردیس مین در در ہے پھرایا

رلوایا مجھے دشمنون کو میرے ہنسایا — آخر تیرے دربار مین فریاد ہون لایا

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے

اس بیکس و مظلوم کے ہین آپ مددگار — غربت نے وطن کے مجھے اب کر دیا ناچار

اسوقت مین اب کوئی نہین مونس و غمخوار — جو یار تھے وہ ہو گئے سارے مرے اغیار

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

سلطان دو عالم ہو تم اے شاہ مکرم — اے سید فخر دو جہان غوث معظم

ہون سخت مصیبت مین مین یا اکرم ارحم — جاری ہے زبان پر مری ابتو یہی ہر دم

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

مختار ہو تم احمد مختار کے گھر سے — دلبند ہو تم شیر الٰہی کے پسر کے

عقدے کرے حل آپنے ہر فرد بشر کے — یہ داغ مرے دور ہون دل و جگر کے

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

مفلوک ہون مفلس ہون غریب الغربا ہون — اور تیرے در پاک کا یا شاہ گدا ہون

تشویش مین آفت مین مصیبت مین پڑا ہون — سب آپکو روشن ہے گرفتار بلا ہون

یا حضرت غوث الثقلین آیئے للہ

اور رحم مرے حال پہ فرمایئے للہ

روایت ہے کہ ایک روز آپ دریاے فرات کی سیر مین تھے کہ دفعتاً چند عورتین آئین اور بعد دریا سے پانی لیکر چلی گئین مگر ایک ضعیفہ ٹھیر گئی اور اسنے اپنا گھڑا کنارے دریا کے رکھدیا اور کھڑے ہو کر جیسا طریقہ عورتون کا ہوتا ہی منہ ڈہانپ کر بے اختیار رونے لگی آپکو اوسکے رونے سے بہت تعجب ہوا اور کسی شخص سے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کی کہ اسکا قصہ حضرت یعقوب ع کے قصہ سے کم نہین ہی اسکا ایک لڑکا نہایت خوبصورت یوسف جمال برات اوسکی دریا کے پار گئی تھی بعد فراغت نکاح دلہن کو لئے ہوئے آتا تہا جب اوس دریا پر پہونچا اور کشتی پر معہ برات سوار ہوا دفعتاً دریا جوش اور طغیانی مین آیا اور موج زنی کرنے لگا ہرچند کہ ملاحون نے کوشش کی اور ملاحون نے غوطہ مارے مگر کشتی اپنی اسیطرح پر تھی کہ کچھ کوشش اونکی مفید نہوئی اور ایکبار کشتی چکر کہا کر بیٹھ گئی جو لوگ اوس کشتی مین تھے وہ سب ڈوب گئے اس پیرزن کے سوا ایک شخص بہی اس واقعہ ہائلہ سے جانبر نہوا اس ورجگر انکا [illegible] کا ذکر کیا اس سانحۂ کبری سے تمام شہر مین وہ کہرام برپا ہوا کہ شور و فغان اوسکا آسمان تک پہنچا اور [illegible]

تیس برس ہوئے اسکا یہی دستور ہی کہ ہر روز یہانی کیواسطے آتی ہی اور تھوڑی دیر یہان کھڑے ہو کر رو لیتی ہی پھر اپنے مکان کو چلی جاتی ہی جب حضرت نے یہ سب واقعہ جانکاہ سُنا آپکا دریائے رحمت جوش مین آیا اور اوس سے ارشاد فرمایا کہ اس ضعیفہ سے کہدو کہ رونا موقوف کرے جب اوس پیرزن نے حضرت کا یہ کہنا سُنا پس شاد ہو کر دولہ شوق سے بیقرار ہو کر یون عرض کرنے لگی۔

تم کل کے دستگیر ہو یا پیر دستگیر — بے مثل بے نظیر ہو یا پیر دستگیر
مفلس کی عرض کیجیے للہ یا امیر — خالق کے تم مشیر ہو یا پیر دستگیر
ہووے رہائی نار سے بیشک اے حضور — ہم آپ کا اسیر ہو یا پیر دستگیر
روشن ہے تم پہ راز خدا سے علیم کا — تم صاحب ضمیر ہو یا پیر دستگیر
فریاد میری سنئے برائے خدا ذرا — عالم کے دستگیر ہو یا پیر دستگیر
اللہ و مصطفےٰ و علیؑ و حسنؑ حسینؑ — ان سب کے دلپذیر ہو یا پیر دستگیر
بیشک در حضور کا ادنی فقیر ہے — گو لاکھ وہ امیر ہو یا پیر دستگیر
سائل ہو جہان کی دولت کا یا امیر — جو آپ کا فقیر ہو یا پیر دستگیر
دونون جہان کیون نہون شیدا ہی — تم عاشق قدیر ہو یا پیر دستگیر
اپنے علم کے سایہ مین دیجیے مجھے پناہ — جب وقت دار و گیر ہو یا پیر دستگیر
سارے جہان مین دھوم ہی بخشش کی آپکی — وہ صاحب سریر ہو یا پیر دستگیر

آپنے فرمایا خاطر جمع رکھے انشاء اللہ تعالی جوان کے دلمین ہے وہی ہوگا یعنی بیٹا اور بہوا سکی پھر ملینگے اوس جوان نے اوس عورت کو سمجھایا مگر انسان کی عادت اسطرح واقع ہوئی ہی کہ جب تک اپنی آنکھ سے نہین

دیکھہ لیتا ہے یقین نہین آتا ہی چنانچہ اوس ضعیفہ کو یقین نہوا اور بدستور رونے مین مصروف رہی وس جوان نے حضرت پیر دستگیر کی خدمت مین عرض کیا کہ مین نے ہرچند اوسکو سمجہایا لیکن وہ شکستہ دل اور مایوس ہوگئی ہی کہ ہرگز اوسکو صبر نہین ہے اور ہر بار بیقرار ہوکر کہتی ہی کہ یا حضرت حضور کے در کے کتے تیر پر شرف رکہتے ہین اور مین حضور والا کے دربار مین سے محروم جاون اور ولولۂ شوق مین اسطرح سے خدمت مین عرض کرنے لگی۔

مسدس در شان حضرت غوث پاک

ز ہے شان جلالی حضرت محبوب سبحانی — امام شرق و غرب بادشاہ انسی و جانی
دلا کچہہ غم نہین سب مشکلونکی ہوگی آسانی — خدا کے روبرو گر ہے تجہے کچہہ منزلت پانی
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

جمال عارض پر نور شمع بزم یزدان ہے — فروغ صبح عرفان آفتاب دین و ایمان ہے
نگاہ التفات اوسکی بہ از ملک سلیمان ہے — تری آنکھون مین گرچہ بہی ضیاء نور عرفان ہے
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

غلامونکو ہے اوسکے بادشاہون پر شرف حاصل — مقاصد دین و دنیا کے ہین اونکو ہر طرح حاصل
دعا سے اوسکی ہوتا لاولد کو ہے خلف حاصل — ہوا دارونکو اوسکے ہے نوید لاتخف حاصل

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

نبی نے آپکے جب دوش پر اپنا قدم رکھا — محی الدین محی الدین محی الدین فرمایا

کہون کیونکر نہ اوسکو مہر ہے چرخ ولایت کا — تجلی سے ہے اوسکی عالم تکوین مین جلوا

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

ہوئے ہین غوث لاکہون ایک خادم نار ہو اوسکے — کراماتین ہوئین پیدا لب اعجاز سے اوسکے

وہ راز حق سے ماہر حق ہی ماہر راز سے اوسکے — یہ مژدہ جاکے کہدو عاشق جانباز سے اوسکے

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

خدا کے لاڈلے محبوب حق کی پیارے ہین — مہ برج حقیقت آسمان دین کے تارے ہین

وہ بیشک قبلہ دین کعبہ ایمان ہمارے ہین — وہ ظل اللہ ہین آثار رحمت دونین سارے ہین

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

جو اوسکے سلسلے مین ہے وہ چھوٹا قید عالم سے — بلاؤن سے بچا سالم رہا آفات سے غم سے

تعلق چاہئے دلکو جناب غوث اعظم سے — یہی کہدین ہم اوسکو صاف پوچھے گر کوئی ہم سے

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

که بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

سرور قلب و نور چشم و جان جسم آدم ہے
شفیق و مونس و غمخوار ہی ہمدرد و ہمدم ہے
سرور قلب و نور چشم و جان جسم آدم ہے
وہ اسم پاک اوسکا پھر انسان اسم اعظم ہے
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
که بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

اوسکی شان مین شان جلال کبریائی ہے
اوسکی ذات مین ساری صفات مصطفائی ہے
ملک کو فخر اُسکے ہم شان کی جبہہ سائی ہے
ید قدرت مین اُسکے خلق کی مشکلکشائی ہے
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
که بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

اوسی سے ہے شریعت اور طریقت کی زیبائی
وہ ہے حسن رخ ناسوت نور شمع لاہوتی
در خلد برین کی ہے اوسی کے ہاتھ مین کنجی
بصارت دی ہو آنکھونمین جو حق مین نور عرفانی
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
که بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

بسر ہو جائے اپنی عمر یارب اس تصور مین
جمال پاک کی دیدار کی مشتاق رہی آنکھین
ہمین بھی حشر کے دن اپنے سایہ مین جگہ دیوین
ہماری گر سُنے کوئی تو شہرت سب ہم کہدین
سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
که بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

پس آپنے ارشاد فرمایا کہ پھر اسکو دوبارہ سمجھا دو کہ انشاء اللہ تعالی بیٹا اوسکا جہری اوسی سازوسامان سے جیسے کہ ڈوبے ہین ابھی تجھکو ملین گے خاطر جمع رکھ یہ کہکر اوس پیر زنکو رونے سے باز رکھا اور پھر آپ درگاہ الہی مین مشغول ہوئے اور ہاتھ دعا کیواسطے اُٹھائے جب ایک لمحہ گزر گیا اور اثر دعا کا ظاہر نہوا تو دوبارہ دعا کی اسپر بھی ایک لحظہ گذرا اور مطلب پورا نہوا چونکہ آپکو مرتبہ معشوقیت کا تہا اور دستور ہے

کہ معشوق اپنے عاشق پر ناز کرتے ہین آپ نے عرض کیا کہ یا خدا عبدالقادر کے کام مین
بھی یہ دیر حکم آیا کہ اے محبوب میرے دیر تیرے کام مین نہین ہے بلکہ اسمین حکمت ہے
اور تو جانتا ہے کہ ہمارے کام مین تعجیل نہین ہوتی ہے اگر منظور ہو تو ایک آن مین زمین
اور آسمان پیدا کرتا ہون دیر کی وجہ یہ ہے تا کہ معلوم ہو کہ ہمارے کام مین عجلت نہین ہے تمکو کچھہ یہ بھی معلوم
ہے کہ اس دریا مین اوس صنعت گری کی کشتی کو ڈبوے بیس برس گزرے ہزارون کے وہ
طعمہ ماہی و ماہ کے ہوئے یعنی صدہا جانورون نے اوسکو کھایا اور اون جانورنکو ہزارون
جانورون نے کھایا اور کھاکر کہان سے کہان پہونچے پس بپاس خاطر تیرے ذرہ ذرہ ہر جگہ
سے ہمنے جمع کیا اور چمڑہ ہڈی گوشت وغیرہ مرتب کرکے پتلہ اونکا جیسا کہ تھا بنایا اور از سر نو
ان مین روح پہونکی اور جان بخشی اب قدرت اور لطف ہمارا دیکھہ یہ مذکور تھا کہ دفعتاً دریا موجزن
ہوا اور اوسمین جوش و خروش پیدا ہوا اور اوسی جگہ سے کہ جہان ڈوبی تھی معہ دولہا اور دلہن
براتی اور ہاتھی اور گھوڑے جاہ و حشم کے کشتی ظاہر ہوئی اور کنارے پر آلگی دیکھنے والونپر
حیرت چھاگئی کہ خداوندا یہ خواب ہے یا بیداری اور سب اوسوقت بزبان شوق یون کہہ رہے تھے

اگر اے دل تو ہے شیدا محی الدین جیلان کا
نہ ہرگز چھوڑ در وازہ محی الدین جیلان کا

بہت خواہان تھا دل میرا محی الدین جیلان کا
نظر آیا مجھے جلوہ محی الدین جیلان کا

شراب معرفت کی کیفیت پوچھے کوئی مجھسے
کہ دل میرا ہے متوالا محی الدین جیلان کا

فقیری مین نہ کیونکر مجھکو اب فخر ہو یہ حاصل
ہوا ہون مین گدا کسکا محی الدین جیلان کا

گلستان دو عالم کی یہ زیبائش نہ ہو کیونکر
بنا سرو قد رعنا محی الدین جیلان کا

کیا بیہوش سارے ساکنانِ عرشِ اعظم کو — اودہر جب ہو گیا چہرہ محی الدین جیلان کا

ہوا نورٌ علیٰ نور آسمان تک ایک پرتو سے — جہان مین نور جب چمکا محی الدین جیلان کا

لبِ مردم یہ گویا ہے پسارے دامنِ محشر کا — دکہا دے یا خدا جلوہ محی الدین جیلان کا

قمر برجِ اسد کا ہے ضیاءِ نور زہرہ ہے — بیان ہو مجھسے کیا رتبہ محی الدین جیلان کا

خدا کا برگزیدہ ہے نبی کا نورِ دیدہ ہے — ہے رتبہ دیکھیے کیا کیا محی الدین جیلان کا

زمانے کی ہوا کیسی ہی چلجائے مرے دلبر — نہ بہولون گا وظیفہ یا محی الدین جیلان کا

چلو بغداد کو احمدؔ اگر شوقِ زیارت ہے — کہ وان ہے جلوہ گر روضہ محی الدین جیلان کا

پس اوس بڑھیا کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ مارے خوشی کے بیہوش ہو گئی کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا ہنستی کہیلتی اپنے بیٹے اور بہو کو لیے ہوئے مکان کو آئی اس واقعہ سے جو کہ مسلمان تھے اونکو مرتبہ یقین کا زیادہ ہوا اور کفار اکثر مسلمان ہوئے لکھا ہے کہ جب وہ تلاطم فرو ہوا ہر چند وہان حضرت کو تلاش کیا مگر کسی نے نہ پایا پس ہر شخص کے لب پر درد جدائی سے یہ صدا آتی تھی

غزل

تپِ فرقت سے ہون مضطر محی الدین جیلانی — دکہا دو چہرۂ انور محی الدین جیلانی

سرورِ جانِ پیغمبر محی الدین جیلانی — حبیبِ خالقِ اکبر محی الدین جیلانی

ہو امت کے تمہین رہبر تمہین حسنین کے دلبر — دل و جان ساقیِ کوثر محی الدین جیلانی

ملایک مسجدِ والا مین آ کر وجد کرتے ہین — تمہارا وعظ سُن سُن کر محی الدین جیلانی

تمہاری ذات اقدس کو دیا رتبہ یہ خالق نے
ولیوں کا کیا افسر محی الدین جیلانی

تری رحمت کا دریا جوش پر بہر خدا آئے
ہو کشتی کو مری لنگر محی الدین جیلانی

میں ہوں بیچین اور مضطر تصدق تو نبی کا تم
بلالو آستانے پر محی الدین جیلانی

بتاؤ تو کہاں جاؤں کہاں سے مدعا پاؤں
تمہارا چھوڑ کر اب در محی الدین جیلانی

خدا کے سامنے فرد عمل کیا لیکے جاؤں گا
میں ہوں حیران اور ششدر محی الدین جیلانی

مریض درد فرقت ہوں شہید تیغ الفت ہوں
ترحم کیجئے مجھ پر محی الدین جیلانی

تمنا ہے یہ محزوں کی کہ میرا دم نکل جائے
تمہارا نام لے لیکر محی الدین جیلانی

ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ستر ہویں پشت میں حضرت امیر المؤمنین علیؑ مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں خلاصہ نسب نامہ آپ کا یہ ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن سید غیاث الدین حسن سنجری ابن سید کمال الدین ابن سید احمد حسن۔ ابن سید طاہر ابن سید عبد العزیز ابن سید ابراہیم۔ ابن حضرت امام علیؑ۔ ابن حضرت امام موسیٰؑ کاظم۔ ابن حضرت امام جعفر صادقؑ۔ ابن حضرت امام باقرؑ۔ ابن حضرت امام زین العابدینؑ۔ ابن حضرت امام حسین علیہ السلام۔ ابن حضرت امیر المومنین علیؑ مرتضی رضی اللہ عنہ۔

غزل

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری
نبی کا نور دیدہ ہے معین الدین اجمیری

تری تعظیم کی خاطر شب و روز آستانے پر
سر گردون خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

منازل کر کے طے اے سالکو ساری حقیقت کے
بقرب حق رسیدہ ہے معین الدین اجمیری

نسیم صبح گلزار طریقت آپ کے دم سے
میرے دل مین حمیدہ ہے معین اجمیری

ترے اخلاق پر ہے پرتو خُلقِ رسول اللہ
صفت تیری حمیدہ ہے معین الدین اجمیری

اُسی کا دل ہے اسرارِ حقیقت سے تیرے واقف
خدا تک جو رسیدہ ہے معین اجمیری

کوئی کچھ بھی کہے کیا خوف ہے لیکن ترے در پر
فدا کا سر خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

سلطان الاولیا برہان الاصفیا دافع ظلمات شرک خفی و جلی مرکز دائرہ پرکار وجود مہبط تجلیات انوار شہود وارث الانبیاء المرسلین نائب النبی فی الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز گیرائے ارباب تصوف معرفت سے تھے نکات حقائق و توحید مین مقام عالی رکھتے اور فقر و فنا مین یگانہ روزگار تھے آپ کی شان عظیم اور رتبہ عالی ہے اے عاشقو یہ مرتبہ آپکا ہے ایک عاشق اس طرح بیان کرتا ہے -

مسدس

تلاطم خیز ہے طوفان بلا کا | نشان ساحل کا ہے نے ناخدا کا
ہر اک جھونکا مخالف ہے ہوا کا | نہین کوسون تلک نام آشنا کا

بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

سحاب یاس برسا غم کا سیلاب | حباب آسا سکون دل ہے نایاب
طلسم آرزو ہے نقش بر آب | بہرون تا جسد مثل موج بیتاب

بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

شب تاریک بادل چھا رہا ہے | بہنور چشم غضب دکھلا رہا ہے
تموج دام غم پھیلا رہا ہے | توقف ڈوبنے مین کیا رہا ہے
بگرداب بلا افتادہ کشتی | مدد کن یا معین الدین چشتی

ادہر یہ سدِّ رہ کوہِ گراں ہے ادہر وہ ٹکڑے ٹکڑے بادباں ہے
بس اب مستول گرنے کا گماں ہے کدہر وہ ناخدائے بیکساں ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

شبِ غم دور منزل بوجھ سر پر نہ مونس ہے نہ رستہ ہے نہ رہبر
دکھاتا ہے فلک چکر پہ چکر ہوں مثلِ ماہیِ بے آب مضطر

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

شکستہ بند بحرِ چشمِ تر ہے چڑھا آبِ فلاکت تا بسر ہے
نہنگِ مرگ منہ کھولے ادہر ہے کرم پر آنکھ رحمت پر نظر ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

توہی شاہنشاہِ ہندوستاں ہے ترا در مرجعِ اہلِ جہاں ہے
گدائے آستاں شاہِ شہاں ہے تری امواجِ گرم بحر رواں ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

توہی ہے ابرِ دریا بارِ رحمت توئی ہے بحرِ ذخیرِ کرامت

تو ہی ہے آبرو بخش سیادت　　تو ہی ہے درۃ التاج ولایت

بگرداب بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تو ہی ہے زبدہ خاصان باری　　ترا سکہ ہے خشک و تر مین جاری

کرے بیچین کب تک بیقراری　　بس اب آسان کر مشکل ہماری

بگرداب بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

جگر مین درد ہے آہون کا غل ہے　　قدم پر جسم مرا محراب بل ہے

تری رحمت گئی آنکھون مین تل ہے　　تو ہی تو مرجع امید کل ہے

بگرداب بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

نہ مین ایران و توران چاہتا ہون　　نہ مین تخت قدرخان چاہتا ہون

نہ مین تاج سلیمان چاہتا ہون　　عبور بحر عرفان چاہتا ہون

بگرداب بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

پہراوے معرفت کے بادہ دستے　　معین الدین حسن فرخندہ دستے

خدا کے واسطے پادشاہ دستے　　شہ ہندوستان بند دستے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

بھروسہ اہلِ عصیان کا توہی ہے | مداوا خستہ جانان کا توہی ہے
کنارا بحرِ عرفان کا توہی ہے | سہارا غم میں رضوان کا توہی ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

ہے ڈانوان ڈول اب بیڑا ہمارا | ہر اک پیر اک نے ہمت کو ہارا
ہے برجِ آبی میں اپنا ستارا | سہارا دے وگرنہ غم نے مارا

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مرا یاؤن وہان مار میں ہے | تپ مزمن دل بیمار میں ہے
بہت شدت مرے آزار میں ہے | مری کشتی پھنسی منجدھار میں ہے

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

طلب کرتے جو خدمت میں تمہا آپ | میں کرتا عرض اپنا ماجرا آپ
میں تشنہ لب ہوں اور بحرِ عطا آپ | غریبوں کے ہیں شاہا نا خدا آپ

بگردابِ بلا افتادہ کشتی | مدد کن یا معین الدین چشتی

ہے تیر مردہ گل اقبال حضرت — مثال سبزہ ہون پامال حضرت
تیسرا رضوان بد اعمال حضرت — کرے کیا عرض اپنا حال حضرت

بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

خرقہ خلافت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سے پہونچا ہندوستان مین امام الطریقت
ہین ملک ہندوستان تا حد طلوع آفتاب کفر و بت پرستی سے مملو تہے اور ہر ایک
متمرد ہند کا دعوے انا ربکم الاعلی کا کرتا تہا چنانچہ سیر العارفین مین لکہا ہے کہ جب حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا اوسوقت آپکی عمر پندرہ
برس کی تہی ایک باغ اور کچہہ اسباب جناب خواجہ صاحب کے حصہ مین آیا آپ اُس
سے اپنی اوقات بسری فرماتے رہے لکہا ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم مسعودی مجذوب
جناب حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کے باغ مین آئے خواجہ صاحب واسطے تعظیم
کے اوٹہے اور دست بوسی کرکے ایک درخت کے نیچے بٹہایا اور خوشہ انگور کے اونکے
سامنے لاکر رکہے اور آپ بزانوے ادب اونکی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم
نے ایک ٹکڑا کہل کا اپنی بغل سے نکالکر اوسکو چباکر آپ کے مُنہ مین ڈال دیا بفور کہانے کے
نور باطن مین حضرت کے چمکا اور آپ کا دل بالکل دنیا کی طرف سے سرد ہوگیا
تین دن مین اپنا سب اسباب وغیرہ بیچ کر فقیرون کو تقسیم کردیا اور
وہان سے سفر اختیار کیا ایک مدت تک سمرقند اور بخارے رہ کر حضرت حسام الدین

بخاری سے قرآن شریف لیگئے قصبہ ہارون مین کہ نواحی نیشاپور ہی جاکر شیخ المشائخ خواجہ عثمان
ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور بیس برس سفر اور حضر مین بخدمت پیر و مرشد
کے حاضر رہے اور ریاضت و مجاہدہ مین مشغول رہے جب سرانجام کام آپکا انجام کو
پہونچا خرقہ خلافت کا پایا بعدہٗ بغداد شریف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین قصبہ سنجان
مین خواجہ نجم الدین اکبری سے ملاقات کی ڈھائی مہینے تک وہان رہے بعدہٗ قصبہ
حال مین کہ دامن کوہ جودی مین ہے حضرت سلطان المشائخ شیخ محی الدین عبدالقادر
جیلانی قدس اللہ سرہ سے ملاقات کی وہان سے آپکے ہمراہ بغداد مین تشریف لائے
وہان پانچ مہینے سات دن صحبت بابرکت غوثیت مآب مین رہے اور بغداد مین
حضرت شیخ الشیوخ ضیاء الدین و محبوب سبحانی خواجہ اوحدالدین کرمانی قدس اللہ سرہ سے
ملاقات کی اور خواجہ اوحدالدین کرمانی سے خرقہ خلافت کا پایا بعدہٗ خواجہ صاحب ہمدان مین تشریف لائے
اور شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات کر کے تبریز مین تشریف لیگئے وہان شیخ المشائخ شیخ ابوسعید تبریزی سے ملاقات
کر کے اصفہان مین رونق افروز ہوئے چندے بخدمت محبوب حمانی شیخ محمود اصفہانی کہ قطب تھے رہے وہان
خواجہ قطب الدین احمد بن موسی کہ بارادہ مرید ہونے شیخ محمود کے مقیم تھے خدمت مین خواجہ
صاحب کے حاضر ہوئے جب خواجہ صاحب کا جمال دیکھا فوراً خواجہ قطب الدین اوشی
مرید خواجہ صاحب کے ہوئے اصفہان سے آپ خرقند تشریف لے گئے وہان خواجہ ابوسعید
مہندی سے ملاقات کر کے استرآباد مین رونق افروز ہوئے وہان خواجہ ناصرالدین سے
کہ اولاد حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے تھے اور اسوقت وہ ایک سو ستائیس برس کے

تھے ملاقات کی وہان سے غزنی ادرہری مین ہوکراوروہان کے اولیا اللہ سے
ملاقات کر کے سبزوار مین تشریف لائے یادگار محمد حاکم سبزوار کا درشت مزاج اور
فسق مین مشہور تھا و اصحاب کبار کی جناب مین بے ادبی کرتا جسکا نام ابوبکر عمر ہوتا
اوسکو اذیت پہونچاتا ایک باغ اوسکا تھا کبھی کبھی اوس باغ مین ہوا خوری کیلیے جاتا اتفاقا
اوسی باغ مین حضرت خواجہ صاحب آنکر ٹھیرے خادم ہمراہی نے عرض کیا کہ حاکم یہان کا
بدمزاج ہے مناسب ہے کہ حضور باہر تشریف لے چلین آپنے کچھہ التفات نہ فرمایا اور آپ
نماز مین مشغول ہوئے تھوڑی دیر بعد نوکر حاکم کے آئے اونکو یہ جرأت نہوئی کہ حضرت سے کچھہ کہین
اوسیوقت یادگار محمد حاکم بہی آگیا حضرت خواجہ صاحب اپنے حال مین مصروف رہے جسوقت
نظر یادگار محمد کی حضرت پر پڑی مثل بید کے کانپنے لگا اور چہرہ زرد ہوگیا دست بستہ ہوکر آگے
حضرت کے کھڑا ہوا اور زبان شوق سے یون عرض کرنے لگا۔

خمسہ در شان حضرت خواجہ صاحب

تمہین ہو معدن لطف و عطا غریب نواز
تمہین ہو مخزن جود و سخا غریب نواز
تمہین ہو خلق کے حاجت روا غریب نواز
تمہین ہو خواجہ شاہ و گدا غریب نواز
تمہین کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز

کھڑا ہون منتظر لطف یا غریب نواز
نگہ کرم کی ادہر بہی ذرا غریب نواز
جہان مین فیض ہے عام آپکا غریب نواز
تمہین ہو خواجہ شاہ و گدا غریب نواز

تمھین کو کہتی ہے خلقِ خدا غریب نواز

ہے ظاہر آپ پہ جیسی کہ میری حالت ہے
دل اضطراب مین برقِ طپان کی صورت ہے

یہی ہے رنج یہی غم یہ ہی حسرت ہے
بہت دنون سے مرے دل مین شوقِ رویت ہے

حجاب رُخ سے اُٹھا دو ذرا غریب نواز

کہون مین کس سے سوا اوسکے اپنا حالِ حزین
وہ معتقد ہو نہین اوس پہ ہے میرا ایسا یقین

بلائے جورِ فلک آگئی جو مجھ پہ کہین
وہین مدد کے لیے آ گئے معین الدین

زبان سے میری جو نکلا کہ یا غریب نواز

تمھارے باغِ تمنا کا عندلیب ہون مین
مگر ہون وہ جو ہے محروم بدنصیبان مین

جفائے چرخ سوا آپکے قریب ہون مین
جفا کشیدہ ہون مظلوم ہون غریبان مین

ادہر بھی ایک نگاہِ عطا یا غریب نواز

لکھون جو حال یہ جوہر نہین بیانین مین
بزرگ جتنے ہین خالق کے رازدان ہین ہمہ

روا ہے حاجتِ مخلوق ہر زمانے ہین
صدف تمام کی قلزم جہان مین ہین

مگر ہین آپ دُرِ بے بہا غریب نواز

تڑپ رہا ہون مین ہر صبح شام صورتِ برق
وہ سوز مجھکو ہے جلنا ہے کام صورتِ برق

ہوا ہون پاؤن سے سر تک تمام صورتِ برق
غضب ہے جورِ فلک سے مدام صورتِ برق

رہے طپان یہ غریب آپکا غریب نواز

نظر کرم کی مرے حال پہ اگر فرماؤ
شتاب خواجہ حضوری مین اب مجھے بلواؤ

نہ دربدر کی مجھے آپ ٹھوکرین کھلواؤ　　خدا کے واسطے چرخ بلند پر چمکاؤ

ہوا ہے پست ستارا مرا غریب نواز

وہ بیقراری ہے دم بھر مجھے نہین آرام　　یہ ہونہہ رہتا ہے جاری مرے یہ صبح و شام

قریب آئے تجمل جو عرس کے ایام　　تڑپ تڑپ کے یہ گویا دل فدا ہی مدام

بلاؤ پھر اسے اجمیر یا غریب نواز

اتفاقاً ایک روز ایک گائے جناب خواجہ صاحب نے آناساگر کے کنارے ذبح کی اور سب ہمراہیان نے تناول فرمائی راجہ نے اپنے ملازمان کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے شہر سے نکال دو جب ملازمان راجہ مجتمع ہو کر خواجہ صاحب کے پاس آئے اور درپے ایذا کے ہوئے خواجہ صاحب نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے اوٹھا کر اور آیت الکرسی اوسپر پڑھکر اون لوگون کی طرف پھینکی جسپر پڑی جسم اوسکا خشک ہوگیا کہ جس و حرکت سے باز رہا جو لوگ بچے وہ مقہور منکوب ہو کر بھاگ گئے دوسری دفعہ ہندو لوگ رام دیو مہنت کو اپنے ساتھ لیکر خواجہ صاحب پر یورش کرنے لگے جب حضرت کے قریب پہونچے سب کے سب کانپنے لگے رام دیو مہنت کہ سردار اوس قوم کا تھا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مشرف باسلام ہوا اور بولولۂ شوق مین یہ عرض کرنے لگا

غزل

شرف بخش ولایت ہے معین الدین اجمیری

شہ ملک کرامت ہے معین الدین اجمیری

سراپا حق کی رحمت ہے معین الدین اجمیری
محمد کی عنایت ہے معین الدین اجمیری

زمین ہند پر لاکھون ہوئے پیدا ولی اللہ
تجھے سب پر فضیلت ہے معین الدین اجمیری

لب ساحل وہان موج سے یہ شور برپا ہے
دُر بحر سیادت ہے معین الدین اجمیری

وہی ہے مستحق رحمت یزدان دو عالم مین
تری جس پر عنایت ہے معین اجمیری

ہوا بھی اوس جگہ کی پا نہین سکتا کوئی قدسی
وہ تیری جائے رفعت ہے معین الدین اجمیری

رسول اللہ خوش ہے اور اللہ بھی خوش ہے
جو تجھ سے خوش عقیدت ہے معین الدین اجمیری

کریم خلق ہے تو اور سخی ابن سخی ہے تو
کرم کی تیرے شہرت ہے معین الدین اجمیری

حبیب اللہ کا تو بھی ہے اے آل حبیب اللہ
خدا کو تجھ سے الفت ہے معین الدین اجمیری

بہشتی آستان پاک کے سب رہنے والے ہین

ترا در باب جنت ہے معین الدین اجمیری

ترا خادم ترا بندہ ترا عاشق ترا شیدا
نگار خوش عقیدت ہے معین الدین اجمیری

الغرض جسوقت وہ مشرف باسلام ہوا تب باشارہ حضرت کے چوب سنگ لیکر مقابل ساحران کے ہوا فوراً ہجوم کفار کا پریشان ہوا خواجہ صاحب نے جو یہ خدمت نمایان اوس سے ہوتے دیکھی تھوڑا پانی اپنے ہاتھ سے اوسکو پلایا فوراً سینہ اوسکا نور باطن سے منور ہو گیا اور راہ صدق عرید حضرت کا ہوا خواجہ صاحب نے اوسکا نام شادی دیو رکہا اور اوسکو تکمیل کے درجہ پر پہونچایا اس کرامت کے ظاہر ہونے سے ساکنان اجمیر اور راجہ نے خیال کیا کہ یہ درویش جادوگر ہے آپ کے مقابلہ کے لیے کوئی بڑا جادوگر چاہیے ایک دفعہ ایک شخص ہمراہی حضرت کا تالاب آناساگر مین نہانے گیا اوسکو برہمنون نے نہانے نہین دیا اونہون نے خواجہ صاحب کے حضور مین شکایت کی حضرت خواجہ صاحب نے تھوڑا پانی آناساگر کا منگا کر اپنی چھاگل مین بہر لیا بفور اس امر کے کل تالاب اور چشمون کا پانی خشک ہو گیا حتیٰ کہ دودہ زنان حاملہ دار اور چار پاؤن کا بہی خشک ہو گیا جب یہ خبر راجہ کو پہونچی بہت حیران ہوا ہر چند اوسکی ماں نے کہا کہ یہ درویش وہی ہے جسکی مین نے خبر دی تہی بہت تواضع اور تعظیم سے پیش آنا مگر پتہورا بارادہ بد محل سے باہر نکلا فوراً اندھا ہو گیا جب پتہورا نے اس قصد کو دل سے دور کیا پہر بینا ہو گیا چنانچہ سات مرتبہ نابینا اور بینا ہوا پہر اجے پال جوگی کو کہ فن ساحری مین تمام ہندوستان مین اوسکا ثانی نہ تہا راجہ پتہورا نے واسطے اس کام کے بلایا اجی پال

پندرہ سو چیلون کو اپنے کہ ہر ایک فن ساحری مین اجی پال ثانی تہا لیکر اجمیر مین آیا وہ
پندرہ سو آدمی پندرہ سو چکر جادو کے لیکر سات سو اژدہے خونخوار پہ سوار ہوکر سحر کی نیرنگیان دکہاتے
ہوئے خواجہ صاحب کے سامنے آئے خواجہ صاحب نے وضو کرکے ایک حصار دور تک لکڑی
سے کہینچا اور تمام اصحاب کو حکم دیا کہ اندر اس دائرہ کے بیٹھو بعدہٗ ایک ایک غول ساحرون کا
آتا اور چکر آتشین اور اژدہے خونخوار حضرت کی طرف پہینکتا اور طرح طرح کی نیرنگیان دکہاتا تہا جو چیز
دائرہ کے قریب پہونچتی خاک ہوکر گر پڑتی کسیطرح کا صدمہ کسیکو نہ پہونچا جب اجی پال اور دیگر
جادوگران نے دیکہا کہ کوئی منتر ہمارا کارگر نہین ہوتا جسوقت راجہ کی ماں کو خبر ہوئی کہ کوئی چیز کارگر
نہین ہوئی اسوقت راجہ سے کہا کہ دیکہہ تو باز آ اور اسطرح سے کہنے لگی

علم نجوم سے ہمین جسکی خبر ملی ٭ درویش یہ وہی ہے کہ جسکی تلاش تہی
معلوم ہوتا ہے کہ یہ درویش ہے وہی ٭ اماں نے میری بیشتر تہی جسکی خبر دی

اب انکے مارنے کی کوئی شکل کیجئے
اب چلکے وہ ہوگا انکو کسی طرح دیجئے

اب روضۂ معالی ہے اوس شاہ کا جہان ٭ یادِ خدا مین بیٹہے تہے خواجہ مرے دہان
اکثر شکار کہیلنے فوراً ہوئے روان ٭ ہوکے تہے کتنے روز کے ہمراہی خادمان

خدام بعض نے تو کیا صبر اختیار
اور بعض غسل کو گئے دریا پہ ایک بار

تالاب بسلہ تہا نہایت ہی پر فضا ٭ تہے بت یہان بنے ہوئے یاروہزارہا

جلتا تہا ناریل کا وہان تیل ہی سدا ہوتا تھا اہتمام بتون کا وہان بڑا

جانے نہ پاتا تہا کوئی تالاب پر بشر

مومن تو کیا نہ تہا وہان ہندو کا بہی گذر

خادم حضور کا جو قضارا وہان گیا کپڑے اُتارے تہے نہ ابہی غسل تہا کیا

بس آ کے بت پرستون نے اوسکو پکڑ لیا اور مار کے کنارے سے اوسکو ہٹا دیا

فریاد لایا وہ شہ ہندوستان کے پاس

سارا یہ ماجرا کیا حضرت سے التماس

غصہ مین آیا بیشہ وحدت کا شیر نر فرمایا یہ تشفی سے اوسکو کہ غم نکر

لونگا مین انتقام ترا اون سے بے خطر اب قدرت خدا پہ مجبو کرو نظر

چھاگل وہی اور حکم کیا جلد بہر کے لا

اب دیکہہ کردگار دکھاتا ہے کیا مزا

کیا خاطر حضور تہی منظور رب ربا پانی وہ سب زمین کا چھاگل مین آگیا

تالاب سارے خشک ہوئے آئی کیا بلا پانی کسی کی آنکہہ مین ہی نام کو نہ تھا

پانی نہ چاہ کا ہی فقط خشک ہو گیا

دودہ عورتون کی چھاتیون مین بہی نہین رہا

تالاب بسلہ جو ہوا خشک ایک بار راجہ سے سب پجاریون نے آکے کی پکار

گہبرایا حال سن کے یہ سب بس وہ نابکار ا ان کے پاس دوڑ گیا ہو کے بیقرار

کہنے لگا سنائی تھی جسکی خبر مجھے
اے امان جان کیا کرون اب وہی آ گئے

اسکے دفع کی کوئی تو تدبیر دے بتا | کہنے لگی یہ والدہ راجہ کی سن ذرا
فرمان اوسکا چاہیے اب تجھکو ماننا | پچھتائیگا سنے گا نہ کہنا اگر مرا

بیشک ہے بے نظیر یہ درویش ذی وقار
اور ساتھ اسکے فوج کرامت ہے بیشمار

اچھا سا اک مکان کوئی تجویز پہلے کر | آئے نہ فرق اوسکی تو ضع مین بال بھر
بستر وہان سے اونکا اُٹھا لا تو جلد تر | کہنا ہے میرا کام تو کہتی ہون سر بسر

لیکن نہ کوئی بات جمی اوسکے دھیان مین
کرنے لگا بر عکس وہ سرور کی شان مین

تب خود اجی پال لاچار ہو کر خواجہ صاحب کے حضور مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ مخلوق خدا بغیر پانی کے مرتے ہین آپ اپنے تئین فقیر کہتے ہین فقیرون کو رحم چاہیے خواجہ صاحب نے براہ رحمدلی فرمایا کہ پانی چھاگل مین ہے اوسکو اُٹھا لو ہر چند اجی پال نے قوت ساحری سے زور کیا مگر چھاگل نہ ہلی تب خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ چھاگل جادو کی نہین ہے یہ چھاگل مردان خدا کی ہے اور اپنے شادی دیو کو حکم دیا کہ چھاگل کو اٹھا کر پانی اوسکا گرا دے بفور نکالنے پانی کے سب تالاب اور چشمہ پانی سے بھر گئے بعد اوسکے اجی پال مرگ چھالا بچھا کر اور اوسپر بیٹھ کر آسمان کی طرف اُڑا خواجہ صاحب نے اپنی نعلین چوبی کو فرمایا تو کیا دیکھتی ہے

پس آپکا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ نعلین فوراً رگرا ائے آسمان تک ہوئیں یہانتک کہ اجی پال اور نعلین نظروں سے غائب ہوگئیں بعد تھوڑی دیر کے اجی پال کے سر پر وہ نعلین پڑنے لگیں اور مارتی ہوئی اجی پال کو حضرت کے پاس لائیں اجی پال حضرت کے قدموں پر گرا اور مشرف باسلام ہوا اور بزبان حال یوں عرض کرنے لگا ۔

غزل

یہ بندہ ہے تمہارا یا معین الدین اجمیری
مدد کیجئے خدارا یا معین الدین اجمیری

بیان جو کر سکوں تیرا کہاں مقدور ہے میرا
ہے ذات لا مکاں تیری معین الدین اجمیری

ترے دریائے وحدت میں جہاز اور بیڑا اب اٹکا
تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

غزلیات و خمسہ و مسدس متفرقات

یہ بزم مجلس شہ عالم پناہ ہے
یہ محفل رسول فلک بارگاہ ہے

اس گھر سے تا بہ عرش بریں صاف راہ ہے
یارو چلو کہ مجلس میلاد شاہ ہے

جو آگیا یہاں ہمہ تن نور ہوگیا
سارے گناہ دہل گئے مبرور ہوگیا

یہ بزم جلوہ گاہ رسول زمان کی ہے
یہ بزم جلوہ گاہ شہ مرسلان کی ہے
یہ بزم جلوہ گاہ شفیع جہان کی ہے
یہ بزم جلوہ گاہ مرے جان جان کی ہے

اس بزم کی تمام زمانے مین دہوم ہے
ملتی نہین ملک کو جگہ یہ ہجوم ہے

اس جا فلک سے بارش باران نور ہے
رفعت ہے کم یہان کی بلندی یہ طور ہے
یہ محفل حبیب خدائے غفور ہے
دور اس سے دور ہی جنت سے دور ہے

کہتے ہین جسکو عرش یہی وہ مقام ہے
بزم جناب حضرت خیر الانام ہے

کیون داغ دے نہ عرش کے دلپر یہ بزم پاک
ہے نور روئے شہ سے منور یہ بزم پاک
جب بوئے زلف شہ سے معطر یہ بزم پاک
ہے ہمسر بہشت زمین پر یہ بزم پاک

فراش جبرئیل ہین خضر آب پاش ہین
کتنے فرشتے جسم دور باش ہین

جاتے ہین جبرئیل ہر ایک کے مکان پر
پہونچاتے ہین سلام شہنشاہ بحر و بر
کہتے ہین بہر ادب کے وہ ہاتھ اپنے باندھکر
آیا ہون دینے محفل میلاد کی خبر

مرکب براق کا در دولت پہ لائے ہین
چلیئے ملک حضور کے لینے کو آئے ہین

کیسا براق حور نژاد و پری جمال
خوش گام و خوش خرام خوش اندام خوش خصال

سرعت مین ہے جو برق تو ہر دو زمین خیال — شہباز کی جھپٹ ہے تو کبک دری کی چال

مجموعۂ کمال غرض یہ براق ہے

حق تو یہ ہے کہ جملہ صفاتون مین طاق ہے

نزدیک اوسکے سامنے کیا اور دور کیا — ہے بعد مشرقین تو فصل ایک گام کا

وہان سے اوڑا تو عرش پہ دم مین پہونچ گیا — پلٹا تو قصد ہے کہان پہلے زمین پہ تھا

اندیشہ آدمی کا ملک کا خیال ہے

جاتا ہے یہ وہان کہ جہان جانا محال ہے

تعریف اہل بزم ہو جیسے مجال ہے — اک ایک شخص انمین فرشتہ خصال ہے

ہر فرد وہان کا حب شہ لایزال ہے — انکے نظارہ سے دل حضرت نہال ہے

کس درجہ ہم عزیز شہ مشرقین ہین

کیونکر نہو غلام جناب حسین ہین

ہے فرش نوریان سے وہان تک بچھا ہوا — سر پر ہے شامیانہ رحمت کھنچا ہوا

پھولون کا ہے دریچون پہ پردہ پڑا ہوا — ہر سمت ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے لطف خدائے مجید کا

کمرہ سجا ہے جد حسین شہید کا

شیشہ مین صاف ایسے کہ بلور گرد ہے — انکی چمک سے چہرہ خورشید زرد ہے

بوتلہ ہے وہ مجلس عالم مین فرد ہے — کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات مین عالم یہ نور کا
بجھ بجھ گیا چراغ سرِ بام طور کا

ہر ایک جھاڑ ہے شجرِ طور کا جواب
فانوس کی چمک سے خجل نور ماہتاب
آویزان مین ہیرے کی کنیونکی آب و تاب
ہے لوحِ دودِ شمع مین خوشبوے مشک ناب
شیشے ہزارہا ہین کنول بے حساب ہین
قندیل رشکِ دائرۂ آفتاب ہین

عطر اختصاص کا ہے تو پان اتحاد کا
ہے چھالیا جو حُب کی تو کتھا وداد کا
چونا ہے نور روے شہ دین وداد کا
زردہ ہے زروئے رخ عاشق کی یاد کا
بٹتے ہین خوب ہار ثواب درود کے
ملتے ہین پھول رحمت ربِ ودود کے

تقسیم ہونگے نقل ثواب عظیم کے
ساغر چلین گے رحمت ربِ رحیم کے
حصے ملین گے لطف خدائے کریم کے
توڑے بٹین گے نعمت فیض عمیم کے
اس بزمِ پاک مین جو کوئی دل سے آئے گا
فردوس مین مکان وہ رہنے کا پائے گا

مسند وہ چار باغ کی نایاب روزگار
تکیون پہ وہ بہار کہ جس پہ فدا بہار
ہر ایک بتہ برگِ گلِ فردوس کی بہار
ہر بیل رشکِ سنبلِ گیسوے تابدار
ہمسر بوٹا گلبنِ چمنِ روزگار ہے

ہر پھول باغ صنعت پروردگار ہے

کیسا مکان کیسی عمارت ہے بوستان
کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائبان

قصر بہشت خلد کہان اور یہ کہان
حورین نثار رشک کرین گلشن جنان

یہ جائے پاک مقدم خیر الانام ہے

دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے

ہر اک گلاب پاش ہے طوبی باغ خلد
ہر عطردان ہے گل رعنائے باغ خلد

مجمر ہے رشک لالہ ہمرائے باغ خلد
دود بخور گیسوئے حورائے باغ خلد

عطر مراد سے ہے یہ غنچہ بسا ہوا

اجڑا پڑا ہے خلد یہ گھر ہے بسا ہوا

موسی ہین گرم روشنی کے اہتمام مین
مصروف خواجہ خضر ہین تقسیم جام مین

ہین حضرت خلیل مکان طعام مین
مشغول ہر نبی ہے غرض ایک کام مین

نعلین اہل بزم کا تو پاسبان ہے

اکبر یہی نجات کا تیرے نشان ہے

غزل

سن میری عرض یا رسول اللہ
اپنے در پر بلا رسول اللہ

ہون مین صحرائے عشق مین حیران
مجھکو رستہ بتا رسول اللہ

ہو گیا ہجر مین ترے لاغر
مجھکو تکہ دکھا رسول اللہ

درد فرقت سے دل تڑپتا ہے
جلد کیجے دوا رسول اللہ

ہے تمنا تمہارے روضہ پر
ہون مین جان سے فدا رسول اللہ

مجھکو سودا ہوا مدینہ کا
اب تو جلدی بُلا رسول اللہ

شان مین تیری اے شہِ والا
عرش پر لکھدیا رسول اللہ

مشکل آسان ہوئی دہین یارو
جب کہ دل سے کہا رسول اللہ

کیسے کیسے ہین حامی است
فاطمہ مرتضیٰ رسول اللہ

نگہت جانفزا صبا لائی
واہ صلی علے رسول اللہ

بچ گیا آفتاب محشر سے
جسنے دل سے کہا رسول اللہ

آپ کا نام پاک صلی علے
مجتبیٰ مصطفےٰ رسول اللہ

حق مین اپنے فگار عاجز کے
کیجے اب دعا رسول اللہ

غزل دیگر

اسیرِ شفاعت ہے رسول عربی سے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

کسطرح قلم سے ہو رخِ پاک کی توصیف
نسبت ہے بہلا کیا حبشی کو حلبی سے

گاہ تو احد بن گیا اور گاہ تو احمد
حیران ہون مین اے شاہ تری بو العجبی سے

جب آیا درِ پاک پر تب سر کے بل آیا
جبریل نے رکہا نہ قدم بے ادبی سے

خاطر ہے مری ہند مین رہنے سے پریشان
یہ عرض کرو جا کے رسول عربی سے

للہ مجھے شربت دیدار پلا دو جان آئی ہے ہونٹوں پہ مری تشنہ لبی سے

کیا ہم سے ہو قربان صفت باغ مدینہ
لب بند ہوئے جاتے ہین شیرین رطبی سے

غزل دیگر

محمدؐ کا جہان مین کوئی ہمسر ہو نہین سکتا بشر ہو یا فرشتہ ہو برابر ہو نہین سکتا
شب معراج گذرا عرش اعظم سے براق اسکا مسیحا کو عروج اتنا فلک پر ہو نہین سکتا
کسی کو اوس سراپا نور سے نسبت ہو کس صورت کہ بے سایہ کسی عالم مین بنکر ہو نہین سکتا
دلیل بخشش رب ہے رسول اللہ کا کلمہ جو اس امت مین ہے جنت سے باہر ہو نہین سکتا
محمدؐ اول و آخر محمدؐ ظاہر و باطن محمدؐ کا جو رتبہ ہے وہ اظہر ہو نہین سکتا
نبوت ختم کی اللہ نے ذات محمدؐ پر یہ ظاہر ہے کہ اب کوئی پیمبر ہو نہین سکتا
تمنا ہے زیارت ہو میسر اوسکے روضہ کی سوا اسکے علاج جان مضطر ہو نہین سکتا
اوسیکے در سے پایا ہے جناب غوث نے رتبہ کہ حاصل بے وسیلے بے مقدر ہو نہین سکتا

خوشا صل علے کیا نام اقدس ہے محمدؐ کا
کہ اس سے نام کوئی خوق بہتر ہو نہین سکتا

غزل

پڑے ہین ہجر مین ہجو نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
خبر تو پانچی ہم پر جو صدمے گزرتے ہین

خوشا وہ لوگ جو تیرے در دولت پہ مرتے ہین
مدینے سے سفر کرتے ہین جنت مین اُترتے ہین

پلادے شربت دیدار ہم جی سے گذرتے ہین
مدادا سے عیسیٰ دوران ترے بیمار مرتے ہین

بچا لینگے بچا لینگے بچا لین گے جہنم مین
ہمین ہے ناز اون پر جو خدا پر ناز کرتے ہین

نکیرین آپ میری قبر سے تشریف لے جائین
جناب احمد مختار خود تکلیف کرتے ہین

فرشتو ہجر احمد مین نہین ہے صبر کا یارا
سنبھالو عرش اعظم کو کہ ہم فریاد کرتے ہین

کسی کو زہد و تقویٰ ہے کوئی نازان عبادت پر
غلامی پر تمہاری مصطفےٰ ہم ناز کرتے ہین

صدائے مرحبا آتی ہے اوسدم عرش اعلیٰ سے
جو ہجر مصطفےٰ مین نالہ و فریاد کرتے ہین

مسدس

اے جل شانہٗ تو غفور الرحیم ہے
ہم سب ہین دردمند تو کل کا حکیم ہے
ستار مستعان و رؤف الرحیم ہے
تیرے سوا بھلا کوئی ایسا کریم ہے

ایمان بھی دے مراد بھی دے عز و جاہ بھی
روزی بھی بخشی خلد بھی بخشے گناہ بھی

ہمیشہ رحم مرے ذوالجلال فرمایا — کئے قصور نہ تو نے خیال فرمایا
قبول خاطر اہل کمال فرمایا — ریاض دہر میں کیا کیا نہال فرمایا

دیا وہ نام کہ پرواہ نہیں امیری کی
کہاں کہاں تری رحمت نے دستگیری کی

بچا نجات کی صورت نکالنے والے — سنبھال وہ نوجوان کے سنبھالنے والے
فہیم کو وہ مصیبت کے ٹالنے والے — پناہ دے مجھے اے میرے پالنے والے

رحیم قادر و ستار نام تیرا ہے
مرے گناہوں کو بخشے یہ کام تیرا ہے

عجب ذلیل ہوں میں اور کچھ عجب محتاج — کریگا کیا کوئی محتاج سے طلب محتاج
ترا فقیر بھلا ہو کسی کا کب محتاج — غنی ہے تو مرے معبود رب کے سب محتاج

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
تجھی سے میں تو سر دست مانگ لیتا ہوں

غزل

جلوہ ہر ایک شے میں مرے مہ جبین کا ہے — ہر بزم میں ظہور اسی خلوت نشین کا ہے
رتبہ بلند عرش سے بھی اوس زمین کا ہے — جس جس جگہ پڑا قدم اس نازنین کا ہے

پیدا ہوئی ہے نورِ محمد سے کائنات | اصل الاصول خلق ظہور اس حسین کا ہے
سنتے ہین آپ لاتے ہین تشریف قبر مین | اب انتظار مجھکو دم واپسین کا ہے
رکھتا تھا فرش خاک پہ وہ ماہ جب قدم | کہتا تھا عرش ہائے یہ رتبہ زمین کا ہے
حورانِ خلد کہتی ہین اہلِ مدینہ سے | یہ باغ ایک قطعہ اسی سرزمین کا ہے
مسجود چرخ کیون نہ مدینے کی خاک ہو | عرش زمین پہ فرض طواف اس زمین کا ہے
جنت کے باغ خار ہین طیبہ کے سامنے | کحل البصر غبار مجھے اس زمین کا ہے

اکبر فدا تمام وادی طیبہ ہے رشک خلد
جو خار ہے وہ پھول مگر یاسمین کا ہے

عالم مین دھوم آمد خیر الوریٰ کی ہے | چارون طرف بلند صدا مرحبا کی ہے
سونوید مقدم شاہ ہدیٰ کی ہے | اہل جہان کو آج خوشی انتہا کی ہے

پھولا نہین سماتا ہے گلشن مین آج گل
ہے خندہ زن کہ آتے ہین اب سرورِ رسل

بلبل کو رٹ لگی ہے بہار آئی کیا بہار | حق سرہٗ کی سرو پہ قمری کی ہے پکار
غنچے چٹکتے ہین کہ ہے صلی علیٰ کا تار | آواز ہر طرف سے یہ آتی ہے بار بار

دیکھو بہار گلشنِ میلادِ مصطفےٰ
ہے آج جلوہ قد آزاد مصطفےٰ

سج دھج ہے کیا عروس بہاری کی خوشنما | دیتی ہے آب طرۂ شمشاد کو صبا

کس بل پہ آج کاکل سنبل ہوئی ہے کیا　　مشاطہ نسیم یہ کہتی ہے جابجا

باغِ جہان مین رنگ شرف آشکار ہے
فصلِ علی کا وقت ہے جوشِ بہار ہے

ہین نونہال باغ خوشی سے نہال آج　　آزادیون کے سرو کو کہتا ہے حال آج
ہر اک روش پہ خلد کو ہے انفعال آج　　ہر اک شجر کو ذوق طرب سے ہے حال آج

ہر پنکھڑی مین قدرتِ رب ہے بھری ہوئی
یہ شاخ آبِ رحمتِ حق سے ہری ہوئی

غنچو نے آج مست کی حالت بنائی ہے　　لب سے صراحی مئی وحدت لگائی ہے
خوشبو ہر ایک پھول نے کیا طرفہ پائی ہے　　اعجاز جانفزا کا صبا رنگ لائی ہے

ہوتے ہین مردے زندہ شمومِ شمیم سے
عیسیٰ کے دم کو شرم ہے بوے نسیم سے

فراش نور فرش صبا کا بچھاتے ہین　　اور نوبتی بھی صدق کی نوبت بجاتے ہین
جبریل پر سے صحنِ چمن جھاڑ آتے ہین　　مشکیزۂ گلاب چھڑکنے کو لاتے ہین

آئینہ بندی کرتا ہے رضوان چمن چمن
آراستہ ہے اطلس زرین چمن چمن

حوران خلد صف بہ صف آنکھین بچھاتی ہین　　غلمان جواہرات نچھاور کو لاتے ہین
عرشِ برین کو نور کے کپڑے پنہاتے ہین　　آنکھون مین سرمہ طور کا اخگم تے ہین

جس سمت دیکھو نورِ خدا جلوہ گر ہے آج
آنکھین جھپکتی ہین نہین طالب نظر ہے آج

اللہ رے شان دلبریٔ اشرف البشر ‏ صورت مین کیا جمال ہے معنی کا جلوہ گر
خورشید کو حجاب ہے پردے مین ہے قمر ‏ نظارہ کیا کرے کہ ٹھہرتی نہین نظر

شکلِ نبی ہے آئینۂ نورِ کبریا
ہے روے صاف شعلۂ طورِ کبریا

اور بینیِ پاک ہے الفِ قدرتِ خدا ‏ دندانِ مصطفٰے ہین درِ تاجِ اصطفا
یاقوت رخ سے لب احمر ہین خوشنما ‏ ہے وہ زبان کہ مفتحِ گنجینۂ عطا

رازِ نہان دہن ہے جبین لوحِ نور ہے
مکھڑے سے روشنیٔ قدم کا ظہور ہے

ہان با ادب کہ وقت قدوم رسول ہے ‏ محفل مین آج رحمتِ حق کا نزول ہے
واللہ جو کرو دعا اسدم قبول ہے ‏ مانگو جو مدعا تو امیدِ حصول ہے

صل علی پڑھو شہِ لولاک آتے ہین
آنکھین بچھاؤ تو قدمِ پاک آتے ہین

زانو کوتہ کرو کہ وہ آے شہِ امم ‏ چمکا وہ دیکھو نجم سوادات خوش قدم
وہ پہونچے آگے فخر عرب سرورِ عجم ‏ کیا شانِ کبریا ہے خوشا شوکتِ قدم

دنیا مین آج نورِ تجلی کی دید ہے

اے عاشقو تمہارے لئے روز عید ہے

چہرہ سے افتخارِ نبوت ہے آشکار | اک ابرِ رحمتِ ابدی ہے یہ نامدار
اللہ رے عزتِ نبوی حبذا وقار | کیا عظمت و جلال ہے کیا قدر و اقتدار

آئی ہے رحمتِ شہِ عالم جہان مین آج
اعزاز خاص و عام ہے کون و مکان مین آج

غل ہے کہ آج بدر الدجیٰ کا ظہور ہے | غل ہے کہ آج مہرِ ہدیٰ کا ظہور ہے
غل ہے کہ آج شمس الضحیٰ کا ظہور ہے | غل ہے کہ آج نورِ خدا کا ظہور ہے

ہر ایک جا یہ جلوۂ ربِ قدیم ہے
جس گھر کو دیکھو غیرتِ طورِ کلیم ہے

دونون جہان مین آج خوشی کے ترانے ہین | عالم مین آج ذکرِ بشر کے فسانے ہین
خیمے فلک کے رقص کو زہرہ کے تانے ہین | انجم نثار کے لئے موتی کے دانے ہین

بزمِ ولادتِ شہِ عالی جناب ہے
جس سمت دیکھو نورِ رسالت مآب ہے

قدسی کا دور ہے کہ شہِ بحر و بر ہین یہ | کونین کے خلاصہ ہین خیر البشر ہین یہ
ختم الرسل ہین پیمبر عالی گہر ہین یہ | شمع احد ہین نورِ خدا مشتہر ہین یہ

مصداق وہی ہین جنکو شہنشاہ کہتے ہین
واللہ ان کو احمدِ ذیجاہ کہتے ہین

انکے سبب سے خلق زمین و زمان ہوا　　پیدا انہین کے نور سے کون و مکان ہوا

یہ وہ ہین جنکا ہم سرِ مرسلان ہوا　　یہ وہ ہین جنسے نورِ خدا بھی عیان ہوا

اِن کا ظہور موجبِ بنیادِ خلق ہے

میلاد اُن کا باعثِ ایجادِ خلق ہے

یہ تاجِ انبیا ہین یہ سردارِ دین پناہ　　یہ فخرِ دو جہان ہین یہ سلطانِ عرش جاہ

کہتے ہین اونکو خلق ہین سب جلوہ اله　　روشن انہین کے نور سے ہین ہر دو مہر و ماہ

اونکے وجودِ پاک سے ہے ابتداے کُن

قائم ہوئی ہے نام سے اونکے بناے کُن

یہ راکبِ براق ہین یہ مالکِ نعیم　　روزِ جزا یہ شربتِ کوثر کے ہین قسیم

خیر الامم انہین کی تو ہے امتِ کریم　　فیضِ شفاعت انکا قیامت مین ہے قسیم

نامِ مبارک اونکا رسولِ انام ہے

درگاہ انکی تکیہ گہِ خاص و عام ہے

حاصل ہوئی انہین کو فقط قربتِ خدا　　آنکھون مین انکے سرمہ مازاغ ہے کھنچا

مقام انکا دنی فتدلی ہے مرحبا　　دم مین اونہون نے منزلِ اسرا کو طے کیا

دنیا مین اون کو صاحبِ معراج کہتے ہین

اور انبیا کی بزم کا سرتاج کہتے ہین

مشہور ہین یہ خلق مین سیاحِ لامکان　　نامِ خدا ملا انہین توحید کا نشان

پہونچے یہ اوس جگہ نہ گیا وہم بہی جہان
عقل و قیاس دنگ ہے اور نطق بے زبان

حیرت مین انبیا تہے کہ کیا حق کا راز ہے
سکتہ فرشتون کو تہا کہ یہ کیسا نیاز ہے

سرور خموش اب نہین ہے دم کلام
یہ سچ ہے کام فہم کا اس جا پہ ہے تمام

اس راہ مین ہے دعوی ادراک خیال خام
بہتر سکوت ہے یہ مسدس کر اختتام

رتبے ملے جو حضرت خیر الانام کو
حاصل نہین ہوئے کسی عالی مقام کو

غزل

مولد احمد مختار مبارک ہووے
آمد سید ابرار مبارک ہووے

منتظر جسکی ہے سب خلق ازل سے اب تک
مومنو تمکو وہ سردار مبارک ہووے

ملک و جن و بشر سے یہ کہا خالق نے
میرے محبوب کا دیدار مبارک ہووے

جسکے باعث سے بنایا یہ زمین و افلاک
آج تمکو وہ مرا یار مبارک ہووے

حشر مین جسکی شفاعت سے تمہین بخشونگا
عاصیو تمکو مددگار مبارک ہووے

جسکی خدمت کو بنایا گیا تو اے جبریل
آج تجھکو تر اسرکار مبارک ہووے

آسیہ ہاجرہ و مریم و حوّا نے کہا
آمنہ تمکو یہ دلدار مبارک ہووے

مسدس

اے شہنشاہِ رسل قامتِ رعنا داری — رشکِ خورشید رخ و زلفِ چلیپا داری
جلوۂ طور جمال قدم آرا داری — اے حدوث قدم از جلوہ یکتا داری

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

روح نذرِ تو عجب روے دلآرا داری — جگرم صید تو گیسوے چلیپا داری
جان نثار تو ستم قامتِ رعنا داری — دل فدائے تو چہ انداز دل افزا داری

حُسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زلف مشکین لب شیرین رخ زیبا داری — نکتہ قاب قوسین بدا داری
تن بہ نور قد غیرت طوبے داری — من چہ گویم کہ چہا حُسن سراپا داری

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اے صنم حُسن و شمایل ہین وہ تو یکتا ہے — یوسف مصر ہے اور مقصد موسیٰ تو ہے
دلبر مریم محبوب زلیخا تو ہے — جتنے اوصاف ہین اونکے لئے زیبا تو ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تو وہ ہے گلشن یکتائی کا سرو رعنا — کہ ترا مثل کسی نے کبھی دیکھا نہ سُنا

ایسا محبوب ہے بیمثل کہ عاشق ہے خدا
ترے اعجاز کا اے ختم رسل کیا کہنا

حسنِ یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آفتاب اوس رُخ پرنور پہ شیدا ہی مدام
ہین وہ رخسار منور کہ خجل ماہ تمام

حیرت افزوز ملایک ہین جو ہین عرش مقام
انبیا دیکھ کے حیرت سے یہ کرتے تھے کلام

حسنِ یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

غزل

لکھی لوح فلک پر ہے رسول اللہ کی صورت
کہین ہے مہر کا نقشہ کہین ہے ماہ کی صورت

کہین یٰسین کہین طٰہٰ کہین والشمس ناطق ہے
بمدح حسن پیغمبر کلام اللہ کی صورت

وہ حسنِ یوسفی نازل ہی قرآن جسکی مدحت مین
حقیقت مین وہ صورت تھی نبی اللہ کی صورت

بچشم اہل حق رویت نبی کی حق کی رویت ہے
لقائے صورت حق ہی رسول اللہ کی صورت

نفی کو چھوڑ کر اثبات پر پہونچا یئن پیغمبر
بلوح سینہ لکھدین جسکے الا اللہ کی صورت

مقابل ہو بہلا کیا منہ ہے خورشید منور کا
نبی کے روبرو ہو ایسی کب ہے ماہ کی صورت

عطا جسکو ہوا نور محبت اوسکو آتی ہے
نظر آئینہ دل ہو حبیب اللہ کی صورت

بناوہ یوسف ثانی بحسن و صورت و معنی
محمد کی دکھائی حق نے جسکو جاہ کی صورت

کرو اے خیر خواہ خلق سرور پر کرم اپنا
نہ دیکھے آنکھ سے اپنے کسی بدخواہ کی صورت